ایک قیدی

A PRISONER

......ایک بار پھر یہاں ، خُداوند یسُوع کے نام میں موجود ہیں، اور عظیم اور بڑے کاموں کے بارے میں سُنا ہے جو تُو ، پہلے ہی کر چکا ہے۔اور اب ہم توقع کیساتھ کھڑے ہیں، ہمارے اِیمان کو بلند کر اور ہمیں مسح کر، تا کہ اِیمان رکھیں کہ آج رات جو بھی مانگا گیا ہے وہ مل جائیگا۔تُو ان میں سے ہر ایک کو جانتا ہے، اور اُن سب درخواستوں کو بھی جو انہوں نے پیش کی ہیں ۔ خُداوند، خاص طور پر، اُنکے لیے دُعا کرتے ہیں، جو قریب المرگ ہیں ۔ اور اگر یہ پہلے سے نہیں ہے، تو انکی جان کو تسلی بخش دے۔ انکے بدن کو شفا بخش دے۔ خُداوند، یہ بخش دے۔

(2) خُداوند ہمارے جمع ہونے کو برکت دے۔ ہم- ہم دُعا کرتے ہیں،، خُداوند، کہ اِس بدھ کی رات کی دُعائیہ عبادت میں، جیسا کہ، ہم سب یہ جانتے ہوئے جمع ہوتے ہیں، کہ جہاں دو یا تین جمع ہوں، تُو ہمارے درمیان ہوگا۔ خُداوند، ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں، آج رات تُو ہمیں اپنا کلام عطا کر۔ خُداوند، ہم سے کلام کر، اور ہمارے دِلوں کو، عجیب طور سے نرم کر، تا کہ ہم جان پائیں کہ خود کو کس طرح اُس آنے والے وقت کیلئے پابند کرنا ہے، کیونکہ ہم اِیمان رکھتے ہیں کہ ہم خُداوند کی آمد کے قریب ہیں۔

(3) ہم لوگوں کیلئے تیرے شکرگزار ہیں جنھوں نے آغاز ہی سے اِیمان کھوجنا شروع کر دِیا ہے جو انکے لیے عزیز ہے، اور اِیمان کی اہمیت کو جانتے ہیں ۔ اور یہ جانتے ہوئے، ہم آگے آنے والی عبادات کیلئے بھی تیرے شکرگزار ہیں، اور اِیمان رکھتے ہیں کہ تُو کچھ کرنے جا رہا ہے۔ خُداوند، ہم پُرانے دِنوں کی طرح، توقع کرتے ہوئے کھڑے ہیں، اِیمان رکھتے ہیں کہ وقت نزدیک ہے جبکہ تُو آسمان کی کھڑکیاں کھولنے اور اپنے وعدوں کو اُنڈیلنے جا رہا ہے جنکا خُدا نے اِن آخری دِنوں میں وعدہ کیا ہے۔

(4) خُداوند، اب ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں، کہ- کہ پوری قوم میں سے، سب کے ساتھ ہو، جیسا کہ آج ہم نے بہت کچھ سُنا ہے، کہ ہر جگہ، ضرورتمند ہیں ۔ خُداوند، اُنکی درخواستوں کو پورا

کر۔اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ خُدا کا عظیم ہاتھ دیکھیں جو دُنیا میں اُن سب پر ہے جو اِس عظیم بات کو دیکھنے کے منتظر ہیں۔

(5) ہمارے گناہ ہمیں معاف کر دے۔خُداوند، ہمیں اپنے رُوح اور اپنے کلام کیساتھ، پاک کر دے، تاکہ ہم خود کو پابند کریں، تابعدار خادم بنیں، خُداوند کی مرضی کے مطابق تابعدار خادم بنیں۔ہم یاد رکھیں، اور اپنے دِلوں میں سوچیں، جو ابتدائی مسیحیوں نے کیا تھا۔ہم کیسے لوگوں سے ملتے ہیں کاش کہ ہم اُن سے ملیں جو شخصی طور پر تجھ سے رابطہ میں تھے۔کیسے اُنکے چہرے اِیمان اور خوشی کے ساتھ روشن تھے۔کیسے اُنکی زندگیاں خُدا کا زندہ کلام بنی رہیں، بس" لکھے خطوط تھے جنھیں سب آدمی پڑھتے تھے،" جب وہ لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے تھے۔خُدا، ایک بار پھر یہ بخش دے۔

(6) خُداوند، کاش ہماری زندگیاں تیری فرمانبرداری میں آجائیں، تاکہ پاک رُوح خود ہم میں جیئے، اور ہم میں بولے۔کاش ہم، اپنے ذہنوں میں یاد رکھیں، جب ہم سڑکوں پر چلتے ہیں اور دُنیا کے ساتھ ملتے ہیں، تو ہمیں اُن جیسا نہیں ہونا چاہیے۔خُداوند، ہم اپنے آپکو پیچھے کر لیں، اور اُنھیں اِس زمین پر اُنکی صحیح جگہ دیں۔ہم یہ جانتے ہوئے پیچھے ہٹیں، کہ ہم دُوسری دُنیا کے نمائندے ہیں۔ خُداوند، ہماری ایک بادشاہی ہے جو قدرت کے ساتھ آرہی ہے۔اور ہمارا عظیم بادشاہ جلد آئیگا اور ہر ایک سلطنت پر اپنی بادشاہی قائم کریگا۔اور وہ حکمرانی اور سلطنت کریگا؛ اور اُسکے ساتھ زمین پر، ہزار سال تک ہونگے، اور پھر ہمیشہ کیلئے اُسکے ساتھ رہیں گے۔

(7) خُداوند، اِس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اب ہم اپنی دُعا کے جواب کے طالب ہیں۔ہم اپنے اقرار کو دیکھتے ہیں۔اگر ہم نے کچھ ایسا کیا ہے، یا کچھ کہا ہے، یا کچھ ایسا سوچا ہے، جو کہ تیری عظیم مرضی کے خلاف ہے، تو یسُوع مسیح کا خون ہمیں پاک کرے۔

(8) خُداوند، ہماری رہنمائی کر، جیسے آج رات بہن نے، اپنے شوہر اور اپنے بارے میں کہا جبکہ وہ شکاگو کی راہ پر گامزن ہیں۔خُداوند خُدا، اُنکی اُس جگہ تک رہنمائی کر، جہاں تُو نے اُنکو استعمال کرنا ہے، تاکہ وہ اُن دوسروں کیلئے روشنی کی کرن ہوں جو خود کو تاریکی میں ٹٹول رہے ہیں، اور ہمارے خُداوند یسُوع کو نہیں جانتے ہیں۔اب ہم عبادت تیرے سُپرد کرتے ہیں، اور تیرے دُرست کرنے والے کلام کو سُنتے ہیں، تاکہ جان سکیں کہ خود کو اِس عظیم وقت کیلئے کیسے تیار کرنا ہے، یسُوع کے نام میں ہم یہ مانگتے ہیں۔آمین۔

[ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ بھائی نیول گفتگو کرتے ہیں-ایڈیٹر۔]

خُداوند آپکو برکت دے۔ بھائی، آپکا شکریہ۔

(9) میں اِس کے بارے میں تھوڑا غیر متوقع تھا۔ مجھے، گھر پر بیٹھے ہوئے، مجھے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے مجھے، ایمرجنسی میں کہیں جانے کی ضرورت نہیں تھی، مجھے بہت بُرا محسوس ہوتا، اگر میں گھر پر بیٹھا رہتا اور دُعائیہ میٹنگ میں نہ آتا۔ اور میں غیر متوقع طور پر، یہاں آ گیا، جو میرے لیے، اور میری فیملی کیلئے بھی غیر متوقع تھا۔ میں جیسے ہی گھر آیا اور فوراً ہی چل دیا۔ اور میں نے کہا، ”میں دُعائیہ عبادت میں جا رہا ہوں۔“ اور بیوی کے پاس اتنا بھی وقت نہ تھا کہ وہ آنے کیلئے تیار ہو پاتی، پس اُسکو معلوم نہیں تھا کہ میں آ رہا تھا۔

(10) پس میں اُس بہن، اور بھائی کی گواہی سُن کر خوش ہوں، جو ساؤتھ کیرولینا یا نارتھ کیرولینا، یا کسی اور جگہ اُس روشنی کے بارے میں تھی۔ کیا یہ، گرین ویل تھا؟ [ایک بہن کہتی ہے، ”نہیں۔ ساؤتھرن پائنیز۔“-ایڈیٹر۔] ساؤتھرن پائنیز۔ جی ہاں۔

(11) بھائی لی ویل آج یہاں تھے۔ آج یہاں بپتسمے کی عبادت تھی، اور آج میں نے اُنہیں، بپتسمہ دِیا تھا۔ آپ جانتے ہیں بھائی لی ویل، بھائی پارکر تھامس، اور دوسرے خدام یہاں موجود تھے۔ یہاں ایک تھا......

(12) کچھ عرصہ پہلے کی-کی یہ بات مجھے یاد ہے، ایک بہن جس پر سایہ تھا۔ بہن، کیلئے یہ ایک عظیم تصدیق تھی، کہ وہ...... بعض اوقات رُوحُ القُدس ہمیں آگے جانے دیتا ہے اور ہمارے اِیمان کو پرکھتا ہے، تاکہ جانچے کہ کیسا ہے، اور دوسرے اِیمان کو پرکھے۔ جب آپ براہ راست کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں، اور کوئی چیز دیکھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ ہے؛ دوسرے دیکھتے ہیں اور اُنھیں دِکھائی نہیں دیتی، اور وہ کہتے ہیں یہاں کچھ نہیں ہے۔ سمجھے؟ مگر یہ وہاں ہوتی ہے۔

(13) اب، وہاں یوُلس پر اُس روشنی کو کوئی دیکھ نہیں سکا تھا، مگر وہ وہاں تھی۔ کسی نے بھی روشنی کی، صورت میں، اُس کبوتر کو، یسُوع پر اُترتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، سِوائے یوحنا کے۔ مگر وہ وہاں تھی۔ سمجھے؟

(14) اور پھر، بعد میں، جب میں لوگوں کو اِس آگ کے ستون کی روشنی کے متعلق بتا رہا تھا، تو کوئی اس کا یقین کرنا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اب کیمرے کی مشینی آنکھ نے یہ ثابت کر دِیا، کہ وہ کیسے آئی۔

اور بُری رُوح تاریک ہے۔

(15) یہ بالکل ہماری زندگیوں کی طرح ہے، ہم عکس ہیں۔ اور ہم ......اگر ہم نور ہیں، اور اگر ہماری زندگیاں دِن کے نور سے ملتی ہے، تو ہم نُور میں چلتے ہیں۔

(16) یہ بالکل اِس طرح ہے جیسے آپ باہر جائیں اور، دِن کے وقت کہیں، ''میں سورج کو دیکھتا ہوں۔'' آپ-آپ سورج کے عکس کو دیکھتے ہیں۔ یہ سورج کی پرچھائی ہے۔ یہ خود، سورج نہیں ہے، مگر یہ ثابت کرتا ہے کہ ایک سورج ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ ایک سورج موجود ہے۔

(17) اور اب جب میں آپکو، وہاں بیٹھے ہوئے، اور پنکھے کرتے ہوئے، اور باتیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، تو اِسکا مطلب ہے آپ جی رہے ہیں، مگر یہ زندگی کا صرف ایک عکس ہے۔

(18) کیونکہ، ہر چیز میں تھوڑی تاریکی ہوتی ہے، تا کہ اُس کا عکس بنے۔ سمجھے؟ کیونکہ، ایک عکس کو بہت ساری تاریکی اور روشنی کو حاصل کرنا ہوتا ہے، تا کہ وہ ایک عکس بنے۔ یہ پوری تاریکی نہیں ہوسکتی، اور نہ ہی یہ پوری روشنی ہوسکتی ہے۔ اگر یہ تاریکی ہے، تو یہ صرف تاریکی ہے۔ اگر صرف روشنی ہے، تو کوئی عکس نہیں ہے، اور کچھ بھی عکس نہیں بنا سکتا۔ لیکن اگر روشنی اور تاریکی مل جائیں، تو عکس بن جاتا ہے۔

(19) پس ہم درحقیقت روشنی کا عکس ہیں۔ اب آپ کسی دوسری جگہ کی زندگی کو منعکس کر رہے ہیں۔ اگر آپ، مسیحی ہیں، تو یہ ایک عکس ہے، اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ ایک زندگی ہے جہاں آپ مر نہیں سکتے ہیں، لیکن اِس زندگی میں موت ہے۔ سمجھے؟ لیکن یہ ایک عکس ہے، جسے آپ جی رہے ہیں، اور دیکھنے، سوچنے، چلنے، بولنے، اور صلاحیت رکھنے والی چلتی پھرتی مخلوق ہیں، جسکے جسم کے پانچ حواس ہیں۔ لیکن آپ یہ جانتے ہیں، کہ وہ، مر رہے ہیں۔ اور بہت زیادہ پریشانی ہے۔ آپ جانتے ہیں، یہ فقط ایسے ہی ہوسکتا ہے...... کیونکہ یہ ایک عکس ہے، دیکھیں، زندگی اور موت اکیساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

(20) جسمانیت کو ضرور مرنا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنی فانی زندگی سے، آسمانی نُور کا عکس ظاہر کر رہے ہیں، تو پھر آپ ابدی زندگی، یعنی خُدا کا عکس ہیں۔ پھر جب آپ مر جاتے ہیں، تو پھر آپ اُس نُور سے ہٹ کر کہیں نہیں جاسکتے، کیونکہ آپ اُس کا عکس تھے۔

(21) اگر آپ اِس تاریک دُنیا کے ہیں، تو آپ اِس کا عکس ہیں، اور اگر آپ ایسا کرتے ہیں، تو

تاریکی کے سِوا کسی دوسری جگہ میں نہیں جاسکتے۔سمجھے؟ پس ہم ایک عکس ہیں۔لہٰذا، ہم اسے سمجھیں۔ اور یقیناً جیسے پاک رُوح زندگی اور نُور کا عکس ہے، اِسی طرح موت تاریکی کا عکس ہے۔

(22) اور یہاں یہ دونوں موجود ہیں۔کل...... اِس ہفتے کے اختتام تک، شاید اتوار تک، ہم چھوٹی تصویر کو ایک بڑے سائز میں بنوائیں، تاکہ اِسے اشتہار بورڈ پر لگا سکیں۔

(23) جہاں، آپ کی تصویر اشتہار بورڈ پر لگی ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا آپ نے یہ دیکھا ہے، یا نہیں۔اور پھر......

تقریباً ایک ہفتہ پہلے، جمیکا میں- میں، جہاں میں منادی کررہا تھا...... ہم نے پوری دُنیا میں ٹیپ بھیجے ہیں۔اور سات مہریں وہاں...... جمیکا کے اندرونے ملک، اور دیہاتی علاقوں میں پہنچ گئی ہیں۔اور یہ وہاں بیلو ماؤنٹن کے پیچھے، ابتدا ہے۔اور بعض اوقات، وہاں کے مقامی باشندے، جن کے پاس ایک- ایک ٹیپ ریکارڈ ہے جو ہم اُن کیلئے لیکر گئے تھے، جسے- جسے آپکو، پُرانے وکٹرولا کی طرح، گھومانا پڑتا ہے، اور پھر وہ- وہ چلتا ہے۔پھر، کچھ منٹوں بعد، کسی کو اُسے گھومانا پڑتا ہے۔

(24) اِس گروپ کے پاس ایک- ایک چھوٹی بیٹری تھی، جو چھ والٹ کی بیٹری، یا شاید دوسری تھی، جس سے ٹیپ ریکارڈ چلتا تھا۔اور- اور آج رات کی طرح، وہ سب اکھٹے بیٹھ کر، اُن مہروں کو سُن رہے تھے، مجھے یقین ہے ایسا ہی تھا۔اور جب میں بول رہا تھا، تو اُنھوں نے، کمرے میں آتے غور کیا، کہ وہ آگ کا ستون آیا، اور جہاں ٹیپ ریکارڈ پڑا تھا وہاں منڈلایا اور اُسکے اُوپر ٹھہر گیا۔ وہ گئے اور کیمرہ لیکر اُسکی تصویر کھینچ لی۔اور بالکل اُسی کی طرح، ایک موجود ہے، ٹھیک اِس پر لٹکی ہوئی ہے۔اب ہم اِسے بڑا کروا رہے ہیں، تاکہ اِسے- اِسے اشتہار بورڈ پر لگا سکیں، اور آپ اِسے دیکھ سکیں۔

(25) ہم خُدا کے فضل کیلئے نہایت شکرگزار ہیں جو ہمیں لایا...... ہمیں اِس وقت اپنی حضوری میں لایا ہے۔اب ہم بہت ساری باتوں کیلئے اُسکے شکرگزار ہیں۔

(26) اب میرا خیال ہے میں یہاں دیکھونگا اور کوشش کرونگا، کہ مجھے کچھ نوٹس یا تحریر مل سکے، یا کوئی بات جس پر میں بولوں۔ یا، ہمیں ایک- ایک قسم سے کچھ مل جائے...... بہرحال، پیچھے اِس کتاب میں، مجھے کچھ باتیں لکھیں ہوئی ملی ہیں۔اگر مجھے ایک مضمون مل جائے، شاید خُداوند مجھے کسی مضمون پر کچھ بولنے کیلئے دے، جب تک ہم دُعا کرتے ہیں۔

اب، ہم اتوار کے لیے توقع کررہے ہیں۔

(27) میں پیغاموں میں بیان کرتا رہا ہوں۔ اور، اتوار کو، اِس بات پر، آپکو کافی دیر تک یہاں روکے رکھا تھا، ''تو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے؟ لوگوں سے کہہ کہ آگے بڑھیں۔''

(28) اب، اتوار کو شفائیہ عبادت ہے جہاں بیماروں کیلئے دُعا کی جاتی ہے۔ اب، آپ بیمار کے پاس آتے ہیں، اور ہمارے دُعا کرنے کے بعد، اگر وہ شفا نہیں پاتے ہیں، تو اِس کے پیچھے ضرور کوئی وجہ ہوتی ہے۔ اگر خُداوند کی مرضی ہوئی تو، اتوار کی صبح بھی، میں ایک چھوٹا سا پیغام دینا چاہتا ہوں۔ پس، میں ایک شفائیہ عبادت لونگا، اور سب کیلئے دُعا کرونگا۔ اور بلی پال یا شاید کچھ لوگ اتوار کی صبح، آٹھ بجے تک یہاں ہونگے، تا کہ جب چرچ کھلے، تو وہ اندر آنے والے لوگوں کو کارڈ دے دیں، یا وہ جب بھی آ کر دینا چاہیں۔

(29) اور اب، پھر، میں کوشش کرونگا، اور مجھے یقین ہے خُداوند نے کسی طرح مجھے اِس کی وجہ بتا دی ہے کہ لوگ کیوں شفا نہیں پاتے ہیں۔ اور میں۔ میں اِیمان رکھتا ہوں یہ سمجھنے کی کمی ہے۔ اور میں۔ میں اِیمان رکھتا ہوں، خُداوند کی مرضی سے، شاید، اتوار کی صبح، ہم اِس پر بات کریں۔

(30) اب، بُدھ کی رات کو ایک دعائیہ میٹنگ ہوتی ہے جو مختصر سی میٹنگ ہوتی ہے جہاں ہم اکھٹے ہوتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں، اور ہم اس میں، اکھٹے ہوتے ہیں اور رفاقت کرتے ہیں۔

(31) بعض اوقات، میں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جو سب سے بڑی چیز اِن دِنوں میں دیکھی گئی ہے، وہ ہمارے اپنے اِیمان کیساتھ مخلص ہونے کی کمی ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ اگر خُدا، جان ویسلی کے وقت، اُن دِنوں میں یہ کرتا جو اُس نے آج کیا ہے، یا جو اُس نے؛ مارٹن لوتھر کے دِنوں میں کیا، یا کچھ اور؟ جیسا ہم اُسے کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اُس کا ہر کام، دونوں کلیسیا، اور رُوح، اور سائنس کیساتھ، ایک۔ ایک دوسرے سے شناخت ہوتا ہے۔ اور خُدا کا کلام کوئی بھی بات واقع ہونے سے پہلے یہاں بیان کر رہا ہے اور بتا رہا ہے۔ اور پھر جنبش کر رہا ہے، اور نبوت کر رہا ہے، اور بالکل وہ چیزیں دِکھا رہا ہے جو اُس نے کہیں تھیں۔ یہ کامل طور پر پوری ہونگی، بالکل جیسا اُس نے کہا تھا۔ اور ابھی تک ہم کاہلوں کی طرح، تعجب کرتے ہیں۔ '' خیر، تعجب ہے کیا یہ میرے لیے ہو سکتی ہے؟ تعجب ہے یہ۔ یہ بات پوری کلیسیا، کیلئے ہو سکتی ہے۔ یا۔ یا، مجھے تعجب ہے کہ میں اِس میں شامل ہوں؟'' میرا خیال ہے، اتوار کی صبح، میں کوشش کرونگا کہ اِن اصولوں پر بات کروں جو شاید ہمیں سمجھنے میں تھوڑی مدد کریں۔

(32) اب، آج رات، اِس سے پہلے، کہ میں اِس طرف آتا، مجھے کچھ ملا۔ میں نے سوچا،'' کاش بھائی نیول کلام کریں، اور میں نیچے بیٹھ جاوں، تو اُس نے کہا،' اُوپر جائیں اور کچھ بولیں، پھر بیٹھ جانا؟'' سمجھے؟ میں نے سوچا،'' مجھے یقیناً کچھ آیات لکھ لینی چاہئیں۔'' کیونکہ، میں جانتا ہوں، وہ، وہ ایک پیارا بھائی ہے، اور۔ اور ہم اُسے سہراتے ہیں۔

(33) کلام کیلئے دُعا کرنے سے پہلے، میں ایک۔ ایک بھائی کو شناخت کرنا چاہتا ہوں۔ میں اِس وقت اُس کا نام نہیں لے سکتا، بلکہ وہ دو ہیں ۔ وہ میرے دوست ہیں، اور یہاں موجود ہیں۔ وہ...... وہ خدمت کے میدان، میں خادم اور مبشر ہیں، جو باہر جاتے ہیں۔ اُنھوں نے ٹیپ کے ذریعے یہ پیغام سُنے ہیں۔ اور یہ دونو جوان دوست، مختلف تنظیموں سے ہیں۔ اور اِن لڑکوں میں سے، ایک اتنا دِلچسپی رکھتا ہے، کہ وہ ٹیوسان سے، فاصلہ طے کرکے، حال ہی میں، ایک عبادت کے اختتام پر پہنچا تھا۔ مجھے یقین ہے میں بزنس مین والوں کیساتھ ناشتے پر تھا۔ اور یہ نوجوان ساتھی، کمال نوجوان ساتھی، وہاں آ گیا۔ اور وہ......

(34) وہ کنساس سے ہیں۔ اور وہ وہاں سے یہاں آئیں ہیں تاکہ میں اُنکا نکاح کروں۔ میں اِس بات کیلئے حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ اور سوچتا ہوں لوگ جو آپکی دُعاوں پر اِیمان رکھتے ہیں، اتنا، اِیمان کہ خُدا اُسنے گا اور جواب دے گا؛ نوجوان لوگ، زندگی اِسطرح شروع کررہے ہیں۔ اور گزری کل، جب وہ یہاں پہنچے کہ میں اُنکا نکاح کروں، تو معلوم ہوا کہ انڈیانا کے ریاستی قانون کے مطابق، اُنھیں اپنا بلڈ ٹیسٹ کروانا ہوگا، اب اُنھیں ریاست میں، تین دِن رکنا ہوگا، اِس سے پہلے کہ وہ شادی کریں۔ پس، وہ جمعہ کی صبح سے پہلے شادی نہیں کرسکتے۔

(35) اور میں وہاں آخر میں بیٹھے ہوئے اپنے بھائی سے پوچھونگا، اگر وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوجائے اور بتائے کہ وہ کون ہے، اور اُسکی ہونے والی بیوی کون ہے، اور دوسرا بھائی کون ہے۔

(36) [بھائی کہتا ہے،'' آپکا شکریہ، بھائی برنہم ۔ یہاں ہونا شرف کی بات ہے۔ اور میں بھائی روجر اونیل ہوں، کنساس میں رہتا ہوں، خدمت کے میدان میں، ایک مبشر کے طور پر خدمت کررہا ہوں، اور بتاتا ہوں، یسوع نجات دیتا ہے، شفا دیتا ہے، اور یہ یسُوع پر ایمان رکھنے کے وسیلہ ہوتا ہے......؟ میں ہمیشہ تیار رہتا ہوں......؟ ...... یہ میری منگیتر، پٹریسیا براوّن ہے۔ ہم، جمعے کو شادی کررہے ہیں۔ اور یہاں آخر میں بیٹھے ہوئے، میرے ہم خدمت، اور مبشر، بھائی رونی ہنٹ ہیں۔ اور

یہ اِنکی منگیتر، کیرل ہے......؟......اور ہم آج رات یہاں آ کر خوش ہیں۔''-ایڈیٹر۔]

(37) آپ کا، بہت بہت شکریہ۔ ہم یقیناً اِن جوان نمائندوں پر، خُدا کی برکات کی تمنا کرتے ہیں، تا کہ یہ خُداوند یسُوع کا کام، مزید تیزی سے کریں۔اور خُداوند کا انتظار کرتے ہوئے، مجھے حیرت ہے، کہ جوان لڑکوں اور جوان لڑکیوں کے دِل میں ایک مقصد ہے، کہ وہ مسیح کی خدمت کریں، دیکھیں، اِن کو اِس طرح اُٹھتے ہوئے دیکھ کر، مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔خُداوند آپکو، بکثرت برکت دے، میرے بھائی، بہن۔

(38) اب آئیں ایک چھوٹی کتاب کی طرف چلتے ہیں جس میں سے میں نے، اپنی زندگی میں پہلے کبھی بیان نہیں کیا۔ اور یہ ایک بہت...... فلیمون کی کتاب، جسکا صرف ایک باب ہے۔اور یہ ایک......

(39) میں تھوڑا سا آئرش ہوں، اور میرے-اور میرے نیچے والے دانت کیساتھ ایک تار لگی ہے، جس نے دو دانت اپنی جگہ پر پکڑ رکھے ہیں۔ میں، میں، بعض اوقات میں اِن ناموں کا تلفظ صحیح بیان نہیں کر پاتا، جبکہ میں جانتا ہوں یہ کیا ہیں۔اور بعض اوقات تعلیم کی کمی کے باعث، میں اِنکا تلفظ ٹھیک بیان نہیں کر پاتا ہوں۔ پس، کسی نے پیچھے کہا تھا، ''فلیمون'' جو کہ میرے خیال میں اِس کا صحیح تلفظ ہے۔

(40) اب، پہلی آیت، میں اِس میں سے ایک یا دو باتیں پڑھنا چاہتا ہوں۔

پولُس، جو یسُوع مسیح کا قیدی ہے،......

(41) اور خُداوند کی مرضی سے، آج رات، اِس بات کو، میں مضمون کے طور پر لینا چاہتا ہوں: ایک قیدی۔

(42) اب، آپ نے کبھی سوچا کہ پولُس خود کو ایک قیدی کہتا ہے۔ایک پیدائشی آزاد شخص، پاک رُوح سے بھرا ہوا، مگر پھر بھی وہ خود کو، ''ایک قیدی کہتا ہے۔''

(43) اور اب ہم دیکھتے ہیں، جب وہ کرنتھیوں سے مخاطب ہوتا ہے تو، ''پولُس، یسُوع مسیح کا رسول ہے۔'' دوسری دفعہ، جب وہ تمتھیس سے بات کرتا ہے تو، ''پولُس، خُدا کی مرضی سے یسُوع مسیح کا خادم ہے،'' پہلے سے مختلف بات ہے۔اب وہ فلیمون کو لکھ رہا ہے، اور وہ کہتا ہے، ''پولُس، یسُوع مسیح کا ایک قیدی ہے۔'' پولُس، ایک رسول،'' میں کسی رات اِس بات پر منادی کرنا چاہونگا۔ ''پولُس،

ایک-ایک خادم ہے،''اِس پر بھی منادی کرونگا۔اور پھر،''پولُس،ایک قیدی ہے۔''

(44) مگر، آج رات، اگر اِن مضامین میں سے ایک کو سمجھنا چاہیں تو گھنٹوں لگ جائینگے، اِس لیے آج رات، میں،''پولُس،ایک قیدی ہے،''کو اپنا مضمون بناونگا: ایک قیدی۔

آئیں ایک لمحے کیلئے اپنے سروں کو جھکائیں۔

(45) خُداوند یسُوع، ہر شخص، جو جسمانی طور پر ٹھیک ہے، وہ اِس بائبل کے صفحے پلٹ سکتا ہے، مگر صرف پاک رُوح ہی روشنی میں اس کا ترجمہ کرسکتا ہے کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں وہ اب آئے اور اِسے سمجھنے میں ہماری مدد کرے کہ یہ کیا ہے، کہ پولُس نے، ایک عظیم، قوی نبی ہوتے ہوئے، یہ بیان دِیا ہے، اور خود کو''ایک قیدی کہا ہے۔''ہونے دے کہ پاک رُوح ہم پر یہ بات عیاں کرے جبکہ ہم اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں، یسُوع مسیح کے نام میں۔ آمین۔

(46) اب میں سوچ سکتا ہوں، پولُس، جب اُس نے یہ خط فلیمون کو لکھا، تو وہ کیسے جیل میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں اُس شہر کے تہہ خانے میں، ایک-ایک-ایک قیدی کی طرح بند تھا۔ اور وہ بھی اِس بات کو جانتا تھا، جیسے کلام میں اُسکی صورتِ حال مل رہی ہے۔ وہ سلاخوں سے-سے-سے گھیرا ہوا تھا۔ اور وہ-وہ اتنا ہی آزاد ہوسکتا تھا جتنا کہ کوئی اور آزاد ہو۔ اور وہ جانتا تھا کہ ایک قیدی ہونا کیا ہے۔ اور پھر، دوبارہ، مجھے یقین ہے کہ-کہ رسول کا مطلب مختصر تھا...... کیونکہ اُسکی موجودہ حالت یہ ظاہر نہیں کرتی ہے، وہ ایک قیدی کی-کی طرح جسمانی طور پر جیل میں-میں بند تھا۔ مگر میں اِیمان رکھتا ہوں وہ-وہ اپنے وجود میں، اپنی-اپنی-اپنی رُوح کا حوالہ دے رہا ہے، اپنی مرضی سے، یسُوع مسیح کا ایک قیدی ہوں۔

(47) اب، ہم سب، اخلاقی طور پر آزاد مرضی پیدا ہوئے ہیں، اور اپنی مرضی سے کوئی بھی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور خُدا عادل ہوتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔ اِس لیے، اُسے ہر ایک انسان کو اسی بنیاد پر رکھنا ہے، ورنہ اُس نے غلط شخص رکھا...... اُس نے پہلے آدمی کو غلط بنیاد پر رکھا، بلکہ اُس نے اُسے اخلاقی طور پر آزاد مرضی رکھا۔ سمجھے؟ ہم بھی، آج رات بالکل، آدم اور حوا کی طرح ہیں۔ کچھ مختلف نہیں ہیں۔ صحیح اور غلط ہم میں سے ہر ایک کے سامنے ہے۔ زندگی اور موت موجود ہے، ہم اپنا چُناو کر سکتے ہیں؛ یہ آپ پر منحصر ہے، کیا چنتے ہیں۔ سمجھے؟

(48) اِسی طرح آدم اور حوا نے کیا، اور، دیکھیں، اور-اور اُنھوں نے غلط انتخاب کیا۔ اور اب،

اُسی وجہ سے، پوری نسل، بلکہ نسلِ انسانی، موت کے نیچے ہے، اور موت کی سزا میں ہے۔

(49) اور پھر خُدا آدمی کی صورت میں نیچے آ گیا اور موت قبول کی، اور موت کی قیمت چکائی، اور یوں......اُسکی مخلوق جو- جو آزاد رہنا چاہتی تھی آزاد رہ سکتی ہے۔

(50) اب، اگر وہ ہمیں، اُس طریقے سے ہٹ کر لیتا ہے، جس طریقے سے اُس نے آدم اور حوا کو لیا تھا، اور ہمیں بس کسی چیز سے گزار لیتا ہے، اور کہتا ہے، ''تم چاہو یا نہ چاہو میں تمہیں نجات دونگا،'' تو پھر اُس نے آدم اور حوا کو- کو غلط بنیاد پر رکھا تھا، آپ سمجھ گئے ہیں۔ مگر ہم میں سے ہر ایک کو، آج ہی، زندگی اور موت میں سے کسی کا انتخاب کرنا ہے۔ ہم یہ کر سکتے ہیں۔

(51) جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، آپکی روشنی ثابت کریگی، اور آپکی زندگی سے یہ ثابت ہوگا کہ آپ کس طرف ہیں۔ میں پرواہ نہیں کرتا کہ آپ کیا کہتے ہیں اور آپ کس طرف ہیں۔ آپ ہر روز، جو کچھ کرتے ہیں، وہ ثابت کرتا ہے، کہ آپ کیا ہیں۔ آپ نے وہ پُرانی کہاوت سُنی ہے، ''آپکی زندگی اتنی پُرشور ہے، کہ میں آپکی گواہی بھی نہیں سُن سکتا۔'' سمجھے؟ آپکے- آپکے اعمال بہت بلند بولتے ہیں۔

(52) میں نے ہمیشہ چیخ و پکار اور کُودنے پر یقین کیا ہے۔ مگر میں نے ہمیشہ یہ بھی کہا ہے، ''اپنے جینے سے بڑھ کر چھلانگیں نہ لگائیں، کیونکہ دُنیا یہ دیکھ رہی ہے۔'' آپ سمجھے؟ لہٰذا، اُتنی ہی چھلانگ لگائیں جتنا آپ جیتے ہیں، کیونکہ آپکو کوئی دیکھ رہا ہے۔ اور اب دیکھیں جب......

(53) لوگ چرچ نہیں آئینگے۔ وہ- وہ، اُن لوگوں میں سے بہت سارے، ایسا نہیں کرینگے۔ جو لوگ نہیں آتے ہیں، اُن میں سے، بہت سارے مخلص لوگ بھی ہیں۔ اُنھوں نے چرچ میں اتنی خرابی دیکھی ہے، کہ وہ اب اِس سے کوئی ناطہ رکھنا نہیں چاہتے ہیں۔ اور کئی مرتبہ، ہم بے اثر سوچ کیساتھ اِس کے بارے بولتے ہیں، آپ اِنھیں الزام نہیں دے سکتے ہیں، سمجھے، کیونکہ لوگ ایسا- ایسا عمل کرتے ہیں۔ وہ خود کو مسیحی کہتے ہیں۔ دُنیا میں سب سے بڑا ٹھوکر کا باعث، وہ مرد یا عورت ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسیحی ہیں، اور اُنکی زندگیاں اُنکے اقرار سے مختلف ظاہر کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے۔

(54) اب، عدالت کے وقت مایوسیاں ہونگیں۔ اب، شرابی، جواری، زناکار، اور گنہگار، ایسے- لوگوں کو اپنی سزا سُننے پر کوئی مایوسی نہیں ہوگی، ''اِنھیں ہمیشہ جلنے والی آگ میں ڈال دو۔'' ایسا شخص

مایوس نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اپنے آپکو کسی کلیسیا کے عقیدے کے پیچھے چھپانے کی کوشش کرتا رہا ہے، یہ وہ شخص ہے جو عدالت کے دِن مایوس ہوگا۔ سمجھے؟ جو اقرار کرتا ہے کہ وہ مسیحی ہے، اور مختلف زندگی گزارتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے یہ بہتر ہوتا کہ وہ کسی بھی قسم کا اقرار نہ کرتا، جسے اُس نے شروع کیا، اور پھر شروع کر کے مختلف زندگی گزارر ہا ہے۔ کیونکہ، یہ سب سے بڑا ٹھوکر کا پتھر ہے جو ہمارے پاس ہے، وہ معلم جو کہتا ہے وہ ایک مسیحی ہے، اور- اور- اور مختلف ڈھنگ سے زندگی گزارتا ہے۔

(55) ہمیشہ، کبھی بھی اپنی زندگی کی عدالت اِس بنیاد پر نہ کریں کہ آپ کے پاس معجزے دِکھانے کی طاقت ہے۔ اور ہم اپنی عدالت اِس بنیاد پر نہ کریں کہ ہمارے پاس کلام کا کتنا علم ہے۔ لیکن اپنی عدالت ہمیشہ، پیچھے دیکھ کر فہرست کے مطابق کریں کہ اب اِس لمحے آپ کی زندگی میں کیا پھل موجود ہے۔ سمجھے؟

(56) جیسا میں نے کچھ عرصہ پہلے، فینکس، ایری زونا میں، یسُوع کا عکس، مسیحی زندگی کی عکاسی کرتا ہے کے موضوع پر منادی کی تھی۔ میں نے کہا میں کینٹکی میں پیدا ہوا تھا، وہاں آغاز ہوا تھا، خاص طور پر جب میں ایک بچہ تھا۔ اس چھوٹے بچے کے پاس کبھی- کبھی- کبھی- کبھی ہماری طرح کا گھر نہیں تھا، یہاں ہمارے پاس بہت خوبصورت خواتین ہیں جو خود کو، پورے گھر میں شیشے میں دیکھتی ہیں، تاکہ وہ اپنے بالوں کو ٹھیک رکھ سکیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ مگر اُس کے پاس ایک چھوٹا سا شیشہ تھا، جو درخت کیساتھ باہر کی طرف لٹکا ہوا تھا، جہاں نہانے کا بینچ تھا، اور وہاں اُسکے ماں باپ کپڑے دھوتے تھے، اور سب اِس چھوٹے سے پُرانے شیشے کیساتھ جو درخت پر لٹکا ہوا تھا، وہ اپنے بال بناتے تھے، اور وغیرہ وغیرہ۔

(57) سچی بات ہے، ہمارے پاس، اِسی قسم کا گھر تھا۔ ہم بچوں میں، جسے بھی شیشہ دیکھنا ہوتا تھا، تو ہمیں ایک ڈبا رکھ کر واش بینچ پر کھڑے ہو کر، اِس- اِس شیشے میں دیکھنا پڑتا تھا جو کہ، میں، خود ایک کُوڑے کے انبار سے لایا تھا۔ یہ کینٹکی میں نہیں تھا۔ یہ یہاں انڈیانا، یوٹیکا پائیک میں تھا۔

(58) اب، اُس بچے نے کبھی خود کو اِس طرح نہیں دیکھا تھا۔ پس، وہ اپنی نانی سے ملنے، شہر آ گیا۔ اور تب...... کمرے کی سیر کرتے ہوئے ایسا ہوا، کہ نانی نے اپنے گھر کے دروازے پر ایک بڑا شیشہ لگایا ہوا تھا۔ اور پھر، چھوٹے لڑکے نے، کمرے میں- میں بھاگتے ہوئے، ایک اور چھوٹے بچے کو اپنے سامنے دیکھا۔ پس، وہ دوسرا بچہ بھی بھاگ رہا تھا۔ تو اُس نے سوچا اُسے کچھ منٹ رکنا چاہیے

اور دیکھنا چاہیے کہ وہ دوسرا بچہ کیا کرتا ہے۔ اور جب وہ رُکا، تو دوسرا بچہ بھی رُک گیا۔ جب اُس نے اپنا سر گھومایا، تو دوسرے لڑکے نے بھی اپنا سر گھومایا۔ اُس نے اپنا سر کھجُایا، تو دوسرے لڑکے نے بھی اپنا سر کھجُایا۔ آخرکار، وہ اُسکے پاس گیا، تاکہ معلوم کرے۔ اور وہ مڑا۔ تو اُس کی ماں، اور اُسکی نانی اُسے، حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔ اُس نے کہا، ''ماں، کیا، یہ میں ہی ہوں۔''

(59) پس میں کہتا ہوں، کہ، ''ہم، بھی، کسی کا عکس ہیں۔'' سمجھے؟ ہماری زندگی عکس ہے۔

(60) اور اب، اگر ہم نوح کے دِنوں میں زندگی بسر کر رہے ہوتے، تو ہم کس کی طرف ہوتے؟ جس عظیم دِن میں نوح نے زندگی گزاری اُس وقت ہم کس کی طرف ہوتے؟ موسیٰ کے زمانے میں ہم کس کی طرف ہوتے؟ ایلیاہ، نبی کے، زمانے میں جب پوری دُنیا ایک-ایک بڑی جدت پسند، ماڈرن ایزبل کی طرح بن گئی تھی، اور خُداوند کے سب خادموں کو دُنیاداری سے نجات کی ضرورت تھی، اُس وقت آپ کس کی طرف ہوتے؟ کاہن اور کلیسیا اُس عورت کو سجدہ کر رہی تھی۔ کیا آپ اُسوقت شہرت کا ساتھ دیتے، یا پھر ایلیاہ کیساتھ کھڑے ہوتے؟

(61) اب، خُداوند یسُوع کے دِنوں میں، جب ہم دُنیا کے مطابق اُس اَن پڑھ، اور نامقبول شخصیت کی بات کرتے ہیں، تو وہ کوئی ایسا اسکول ڈھونڈ نہیں پائے تھے جہاں وہ گیا ہو، اور نہ- نہ ہی اُسکا کوئی سیمنری کا تجربہ تھا۔ اور- اور پھر اُسے ''ناجائز اُولاد'' کے نام سے پکارا گیا۔ اور پھر باہر نکل کر، انجیل کی منادی کی جو کہ اُنکی تعلیم کے متضاد تھی۔ اور سب...... خادموں اور اُنکی تنظیموں کو رد کرتا رہا، اور وغیرہ وغیرہ۔

(62) اور تنظیموں نے ایک-ایک-ایک اعلان جاری کر دیا، ''اگر کوئی شخص اِس نام نہاد نبی کو سُننے گیا، تو عبادت گاہ سے خارج کر دِیا جائیگا'' کیونکہ یہ ایک-ایک سنگین گناہ تھا۔ اُنھیں حساب دینا پڑتا تھا۔ صرف برّے کے خون کے نیچے ہی وہ عبادت کرتے تھے۔ اُنھیں اِس قربانی کے نیچے آنا ہوتا تھا۔ ورنہ- ورنہ وہ خارج شدہ تھے، یہ کیسی عظیم بات تھی۔

(63) اور اُس آدمی کو اِس طرح نظرانداز کیا گیا۔ تو بھی وہ کلام کیساتھ کامل تھا، مگر اُسطرح نہیں جس طرح وہ سمجھتے تھے۔ تب آپ کس کی طرف ہوتے؟ سمجھے؟ اب، ایسا نہ کریں...... آپکی زندگی جو آپ اب جی رہے ہیں، ظاہر کرتی ہے کہ آپ تب کس کی طرف ہوتے، کیونکہ ابھی تک آپ میں وہی رُوح ہے۔ سمجھے؟ اگر آپ اب، ان ساتھ ہیں، تو آپ نے تب بھی ایسا ہی کرنا تھا۔ کیونکہ، جو رُوح

آج آپ میں ہے بالکل یہی روح اُن لوگوں میں بھی تھی۔ سمجھے؟

(64) ابلیس کبھی اپنی رُوح نہیں لیتا؛ وہ ایک سے نکل کر دوسرے شخص میں چلا جاتا ہے۔

(65) اور نہ ہی، خُدا کبھی اپنی رُوح لیتا ہے؛ وہ بھی ایک سے دوسرے میں چلی جاتی ہے۔ سمجھے؟

(66) پس، وہی رُوح جو ایلیاہ پر تھی الیشع پر آئی، بالکل وہی رُوح یوحنا بپتسمہ دینے والے پر بھی تھی، اور وغیرہ وغیرہ۔

(67) پاک رُوح، جو مسیح پر تھا، وہی سب، رسولوں پر نازل ہوا، اور آج بھی لوگوں پر نازل ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں؟ خُدا کبھی اپنا پاک رُوح نہیں لیتا ہے۔

پس ہمیں یہاں چھوڑا گیا ہے، تا کہ انتخاب کریں۔

(68) اور میں- میں یہاں نہیں دِیکھتا کہ پولُس نے کہیں کسی بات کا افسوس کیا ہو، یا اُس نے کہا ہو کہ وہ ایک قیدی ہو کر مایوس ہے۔ بلکہ وہ تو خود سے مخاطب ہو رہا تھا...... میں اِیمان رکھتا ہوں کہ، جب پولُس نے قلم سے یہ خط لکھا تھا، تو یہ پاک رُوح تھا جو اُس سے لکھوا رہا تھا۔ کاش، آج رات، ایسا ہو کہ، ہم اس سیاق وسباق سے اپنا متن حاصل کر سکیں، کہ پولُس نے ایسا کیوں کیا۔ کیونکہ، یہ کلام ہے، اور کلام ابدی ہے۔ میں اِیمان رکھتا ہوں، کہ، اُس پُرانی جیل کی کوٹھری میں، جب پولُس نے اپنے ساتھی کو، جو کہ، اُسکا بھائی تھا یہ لکھا، کہ وہ ''یسُوع مسیح کا ایک قیدی ہے۔'' پس، جو کچھ اُسکے گرد ہو رہا تھا وہ اُسکا اظہار کر سکے۔ اب، وہ جیل میں تھا، مگر وہ اِس بارے میں بات نہیں کر رہا تھا، یہ- یہ مسیح کا خادم تھا، جو اُسکے ساتھ خدمت کر رہا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ وہ یسُوع مسیح کے کلام کا قیدی ہے، کیونکہ مسیح کلام ہے۔

(69) اور پولُس اپنے زمانے میں ایک عظیم عالم تھا۔ وہ بلند نظر تھا۔ وہ ایسا تھا- وہ- وہ- وہ ایسے لوگوں سے، تربیت یافتہ تھا، اور گملی ایل نامی شخص کا شاگرد تھا، جو اپنے وقت کا مانا ہوا اُستاد تھا، وہ بڑے اسکولوں میں سے ایک میں پڑھا تھا۔ مثال کے طور پر، ہم کہہ سکتے ہیں، ویٹن، یا باب جانز، یا کوئی اور عالیٰ بنیادی اسکول۔ اُسکی تربیت ایک- ایک- ایک کلام کے خادم کے طور پر کی گئی تھی۔ اور وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ، اور ہوشیار، اور ایک ذہین لڑکا تھا اور اُسکا ایک عظیم مقصد تھا کہ شاید وہ ایک دِن اپنے لوگوں کا کاہن یا سردار کاہن بنے۔

(70) اُسکا ایک مقصد تھا۔ اور پھر، اُس، عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے، اُس نے اپنی پوری

زندگی، تربیت حاصل کی، ہوسکتا ہے وہ تقریباً آٹھ یا دس سال سے ہی شروع ہو گیا ہو، اور تقریباً تیس یا پینتیس سال تک، اُس نے کالج اور اپنی گریجویشن ختم کر لی تھی؛ اور اپنے باقی ڈپلومے بھی حاصل کر لیے تھے، اور نیکی میں یروشلیم کے سردار کاہن، اور۔ اور باقی تمام کاہنوں کیساتھ کھڑا تھا۔ اُس کے پاس ذاتی اختیار کی تحریر تھی، جو کاہن کی طرف سے حکم نامہ جاری ہوا تھا، بھروسہ مند عظیم ساول کو یہ، لکھا گیا تھا، ''دمشق میں جا اور اُنکو ڈھونڈ جو میری تعلیم کے خلاف خُدا کی عبادت کرتے ہیں، اور اُنکو پکڑ اور جیل میں ڈال دے۔'' اُسکے پاس حکم تھا، کہ اگر وہ چاہے، اور ضرورت پڑے تو اُنکو موت کے گھاٹ اُتار دے۔'' اُس کے......اُس کے پاس یہ عظیم مقصد تھا۔

(71) اور اب، جس مقصد کیلئے اُس نے تربیت حاصل کی تھی، خُدا نے وہ سب اُس سے نکال دِیا تھا۔ سمجھے؟ جو اُس کا مقصد تھا، جسکے لیے اُس کے باپ نے پیسے لگائے تھے، اور اُسکے ماں باپ کا مقصد، اور باقی سب کچھ اُس سے دور کر دِیا گیا کیونکہ۔ کیونکہ خُدا کے پاس کچھ اور تھا۔ دیکھیں، وہ اپنی زندگی کے مقصد کا قیدی تھا، اور پھر وہ یسُوع مسیح کا قیدی بن گیا، جو کہ کلام تھا۔

(72) پولُس کو دمشق کی راہ نے بدل دِیا۔ تقریباً، دِن کے، گیارہ بجے، وہ جا رہا تھا، اور وہ گر گیا۔ اور اُس نے ایک آواز یہ کہتے ہوئے، سُنی، ''اے ساول، تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟'' اور اُس نے اُوپر دیکھا۔ اور یہودی ہوتے ہوئے، اُس نے اُوپر دیکھا، اور جان گیا کہ یہ آگ کا ستون ہے یعنی خُداوند جس نے بنی اسرائیل کی رہنمائی کی تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا تھا۔

(73) یاد رکھیں، اِس یہودی نے کبھی بھی کسی چیز کو ''خُداوند نہیں کہا،'' کیپٹل L-o-r-d، الوہیم، جب تک کہ وہ خود مطمئن نہ ہو کہ وہ کیا تھا، کیونکہ وہ تربیت یافتہ عالم تھا۔ اور جب اُس نے اُوپر دیکھا، اور اُس نے یہ، روشنی، یعنی آگ کا ستون دیکھا جس نے اُسکے لوگوں کی بیابان میں رہنمائی کی تھی، تو اُس نے کہا، ''خُداوند،'' الوہیم، کیپٹل L-o-r...... ''خُداوند، تُو کون ہے؟''

(74) اور اس تھیالوجین کیلئے کیسا حیران کُن سما تھا جب، کہا گیا، ''میں یسُوع ہوں،'' وہی ہستی جسکا وہ سب سے بڑا مخالف تھا۔ کیسی۔ کیسی شاندار تبدیلی تھی! اوہ! اوہ! اور یہ چیز، ضرور اس شخص کے لیے ہولناک تھی، کہ اُسکے جتنے بھی مقاصد تھے، سب ایک ہی مرتبہ، حل کر دیئے گئے، کیونکہ وہ ستا رہا تھا۔ اُسکے مقاصد اُسے۔ اُسے مزید اُسکے اصلی کام سے دور لیے جا رہے تھے جو اُسے کرنا تھا۔ اور۔ اور اُس رسول کیلئے، یہ کیسے جھٹکے کی بات تھی، جب اُس نے کہا، ''میں یسُوع ہوں،'' وہی جسے وہ ستاتا

رہا تھا۔''تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟''

(75) ایک اور چھوٹی سی بات یہاں کرتے چلیں۔آپ دیکھیں، جیسے وہ کلیسیا کا مذاق اُڑاتے ہیں، حقیقت میں کلیسیا کا مذاق نہیں اُڑا رہے، بلکہ وہ یسُوع کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔''تُو کیوں مجھے ستاتا ہے؟'' تب پولُس کیسے، اپنی ساری عقل، اور اِیمان کیساتھ جان پایا کہ وہ......جس گروہ کو وہ ستاتا تھا وہ خود خُدا تھا جس کی عبادت کرنے کا وہ دعویٰ کرتا تھا؟ میرا خیال ہے، زیادہ تشریح کیے بغیر آگے بڑھتے ہیں، کیونکہ میں سمجھتا ہوں ہم سب اتنے تربیت یافتہ ہیں کہ جو میں یہاں کہنا چاہتا ہوں سمجھ گئے ہیں۔آج بھی یہی چیز ہو رہی ہے۔

(76) پولُس، ساری غفلت کے بعد بھی، ہوشیار اور سمجھدار تھا، اُن اَن پڑھ گلیلیوں سے جن کو وہ ستاتا تھا زیادہ سمجھدار تھا، وہ اپنی عاجزی سے پہلے ہی اُس شخص کو خُداوند قبول کر چکے تھے۔لیکن، پولُس نے، اپنی بہترین تعلیم اور سمجھداری کے سبب، ابھی تک اُسے قبول نہیں کیا تھا۔اُس راستے پر، اُسکے لیے یہ کیسی عجیب تبدیلی تھی۔اُسے اندھا کر دِیا گیا، تاکہ وہ اپنے مقصد کو مزید انجام نہ دے سکے، اور اُسے ایک جگہ ایک کوچہ میں جو سیدھا کہلاتا تھا، ایک گھر میں بھیجا گیا۔

(77) اور پھر وہاں نبی آیا، جسکا نام حننیاہ تھا، اُسے رویا میں، آتے ہوئے دیکھا تھا، اور دیکھا کہ وہ کہاں تھا، وہ وہاں آیا جہاں وہ تھا، اور اندر گیا۔اور کہا،''اے بھائی ساؤل، خُداوند تجھ پر راہ میں ظاہر ہوا تھا؛ اُسی نے مجھے بھیجا ہے، کہ میں تجھ پر اپنے ہاتھ رکھوں، اور تُو بینائی پائے اور رُوح القُدس سے بھر جائے۔''

(78) دیکھیں وہ کہاں تھا۔پولُس کیلئے یہ۔یہ کتنی حیرت انگیز بات تھی! سمجھے؟ اُس نے جو کرنے کی تربیت حاصل کی تھی یہ اُس کے بالکل برعکس تھی۔پس اب، اُسکے پاس۔پاس جتنا بھی علم تھا، وہ۔وہ سب اُسکے لیے بے کار ہو چکا تھا۔

(79) اب، وہ جانتا تھا کہ اُسکے پاس تجربہ ہے۔پس یہاں ہمیں ایک اور اچھا سبق ملتا ہے، کہ، تجربہ اکیلا کافی نہیں ہے۔یہ تجربہ خُدا کے کلام کے مطابق ہونا چاہیے۔پس، جب اُس نے یہ دیکھا، تو وہ جان گیا کہ یہ کچھ عظیم ہے، اور پھر، کسی اور نے اُسے پہلے حاصل کیا تھا، اُس نے تین سال اور۔اور چھ مہینے عرب کے ریگستان میں گزارے؛ اور۔اور وہاں، بائبل کو سمجھا، جیسے وہ تب تھی، یعنی پُرانا عہد نامہ کی شکل میں، تاکہ۔تاکہ اپنے تجربے کو جو اُسکے پاس تھا، پرکھے آیا یہ کلام کے مطابق ہے۔

(80) اب کیا ہوتا اگر وہ کہتا، ''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی آندھی تھی،'' جو گزر گئی؟ ''میں تو اپنی سمجھ کے مطابق چلونگا''؟

(81) اب، وہ کسی چیز کا قیدی بن چکا تھا، ایک قیدی۔ پس اسے دیکھنے، اور موازنہ کرنے کے بعد، اِس بات کی حیرت نہیں کہ، اُس نے عبرانیوں کی کتاب، اس انداز میں لکھ دی۔ سمجھے؟ تین سال اور چھ مہینے، وہاں کلام میں گزارنے، اور یہ جاننے کے بعد کہ جس خُدا نے اُسے بلایا تھا اُسے واپس لے جا رہا تھا، اُسکی ساری سمجھداری تبدیل کر دی تھی، اُس نے جو کبھی سوچا تھا، اور اُس نے جو تربیت حاصل کی تھی وہ سب کچھ تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اُسکے تمام مقاصد، اُس سے دور کر دیئے گئے تھے، اور وہ ایک قیدی بن گیا تھا۔ خُدا کا پیار بہت ہی اعلیٰ تھا، کہ۔ کہ وہ اُس مکاشفہ سے، پھر دور نہ جا سکا۔

(82) یہ ہر حقیقی اِیماندار کا تجربہ ہے جس نے خُدا سے کبھی ملاقات کی ہے۔ آپ۔ آپ کسی عظیم چیز کے رابطے میں آ جاتے ہیں، تو آپ...... پھر آپ۔ آپ ہر چیز سے ہٹ کر، ایک۔ ایک قیدی بن جاتے ہیں۔ سمجھے؟ آپ۔ آپ ہر چیز سے دور ہو جاتے ہیں، اور خود کو اُس چیز کا قیدی بنا لیتے ہیں۔

(83) یسُوع نے ایک دفعہ یہ تمثیل کہی تھی، ''پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی ملا، تو اُس نے جا کر جو کچھ اُس کا تھا سب بیچ ڈالا، اور اُسے مول لے لیا۔''

(84) اور یہاں بھی اِسی طرح ہے۔ آپ۔ آپ کے پاس ایک دانشورانہ تصور ہے، اور آپ کے پاس ایک۔ ایک۔ ایک تھیالوجیکل تجربہ ہے، لیکن جب وقت آتا ہے اور آپ۔ آپ۔ آپ کو وہ حقیقی چیز مل جاتی ہے، تو آپ۔ آپ باقی سب کچھ بیچ دیتے ہیں، اور آپ اپنے آپکو اُسکے قریب لے آتے ہیں۔

(85) پولُس جانتا تھا یہ کیا تھا۔ وہ۔ وہ جان گیا کہ کسی نے اُسکی زین کس دی ہے۔ جیسے ہم ایک۔ ایک۔ ایک گھوڑے پر زین کستے ہیں، یہ۔ یہ اِس لیے ہوتی تا کہ کسی چیز کو کھینچا جائے۔ اِس تجربے کے بعد، پولُس جانتا تھا، اُس نے تین سال اور چند مہینے اپنے۔ اپنے تجربے کو، بائبل کیساتھ پرکھا تھا، اُس نے غور کیا کہ خُدا نے اُسکو چُن لیا ہے اور پاک رُوح سے اُس پر زین کس دی ہے، پھر اُسے، غیر قوموں میں انجیل پھیلانے کا تجربہ ہوا۔ خُود، پاک رُوح نے، اُس پر زین کسی۔

(86) اور، آج، مسیح کے خادم ہوتے ہوئے، ہم بندھے ہوئے ہیں، ہم پر زین کسی ہوئی ہے۔ ہم

بھاگ نہیں سکتے۔ ہماری زین کلام سے کسی گئی ہے، ہم اِس میں پیوستہ ہیں۔کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی کیا کہتا ہے، آپ اِس میں پیوستہ ہیں۔ اِس میں کچھ تو ہے، کہ آپ اِس سے دور نہیں ہو سکتے ہیں۔ پاک رُوح کے وسیلے، آپ اِس سے جُڑ چکے ہیں، جس نے آپکو کلام میں جوڑ دِیا ہے۔کوئی فرق نہیں پڑتا کون کیا کہتا ہے، یہ کلام ہے۔ یہ ہمیشہ اِس کے ساتھ قائم، اور دائم رہتا ہے۔ کلام کیساتھ، پاک روح کے وسیلے، اُس پر زین کس دی گئی تھی۔

(87) اُس نے یہ۔ یہ عرب کے ریگستان میں سیکھا تھا۔ جب، اُسکی ساری پرانی چیزیں، اُسکے تجربے، اور جو، اُسکے مقاصد تھے، اُس سے وہ ساری چیزیں دور کردی گئیں۔

(88) اب، آج، ہم خود کو بھی یہیں پاتے ہیں، ہمیں بھی پہلے، اِس چیز کو چھوڑنا پڑیگا۔ مگر لوگ چھوڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ میتھوڈسٹ بھائی اپنی میتھوڈسٹ تعلیم کا تھوڑا بہت حصہ رکھنا چاہتے ہیں۔ جی ہاں۔ بپٹسٹ بھائی اپنی بپٹسٹ تعلیم کا تھوڑا بہت حصہ رکھنا چاہتے ہیں۔ سمجھے؟ لیکن آپ کو اِن ساری باتوں سے پیچھا چھڑانا پڑیگا، اور از سرِ نو، نئے سرے سے پیدا ہونا پڑیگا۔ بس یہاں سے شروع کریں، اور پاک رُوح کو رہنمائی کرنے دیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے ”ٹھیک ہے، اب، میرے۔ میرے ڈیڈی نے کہا تھا، جب وہ اندر، چرچ میں گیا، تو اُس نے پاسٹر سے ہاتھ ملایا تھا۔ وہ، وہ اچھا تابعدار ممبر ہے۔“ شاید یہ اُسکی نسل کیلئے ٹھیک بات ہے، مگر ہم دوسری نسل سے ہیں۔ سمجھے؟ آج ہمیں واپس اُس وقت پر آنا ہے جو بائبل میں اِس دِن کیلئے ہے۔

(89) کاہنوں پر بھی، زین کسی گئی۔ مگر، آپ دیکھیں، وہ دوسرے مقام میں تھے، اور وہ۔ وہ اپنی پُرانی زین اُتارنے اور نئی پہننے میں ناکام رہے۔

(90) اور آج بھی ہم یہی بات پاتے ہیں۔ ہم ایک تنظیمی زمانے سے نکلے، جسے ہم نے بائبل، اور کلیسیائی زمانوں کے درمیان ثابت کیا ہے۔ اور وغیرہ وغیرہ، لیکن اب ہم ایک آزاد زمانے میں ہیں، جہاں پاک رُوح خود آیا اور اپنے آپکو شناخت کروایا، اور خود کو ظاہر کیا، اور ہر وعدے کو جو اُس نے کیا تھا، پورا کیا۔ اوہ، میرے خُدایا! یہ کتنا عظیم وقت ہے!

(91) اور وہ، ایک اور بات جانتا تھا، وہ جانتا تھا کہ وہ جگہ بہ جگہ نہیں جا سکتا ہے۔ اُس کیساتھ، جُڑے ہوئے، وہ یہ نہیں کریگا...... جو اُس نے کیا تھا، وہ۔ وہ جانا چاہتا تھا کہ وہ جائے۔ وہ جانتا تھا اُس کا مقصد اُسے بھائیوں میں لیکر جانا ہے جہاں اُسے آنے کی دعوت دی گئی، لیکن پھر بھی رُوح نے

اُسے کچھ اور کرنے پر مائل کیا۔ یہ اُسکی اپنی مرضی نہ تھی۔

(92) شاید کسی نے کہا ہو،" بھائی ساؤل، بھائی پولُس، ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس آئیں، کیونکہ ہمارے پاس سب سے بڑا چرچ ہے۔ ہمارے پاس سب سے بڑی جماعت ہے۔ آپ کے لیے ہدیہ بکثرت ہوگا، اور وغیرہ وغیرہ۔"

(93) لیکن رُوح میں ہوتے ہوئے، اُس نے سوچا،" میرا ایک بھائی وہاں موجود ہے۔ میں چاہونگا کہ وہاں جاوں اور اُس بھائی کو بچاؤں، اُسے خُداوند کے پاس لاؤں۔" لیکن، پھر بھی، پاک رُوح نے اُسے کہیں اور جانے کی تحریک دی۔ کیونکہ وہ ایک قیدی تھا۔ یہ سچ ہے۔

(94) اے خُدا، ہمیں ایسا قیدی بنادے، ہمیں خود غرضی کے مقصد، اور اپنے فیصلوں اور اپنی بہترین سوچ سے ہٹا کر، یسُوع مسیح کا قیدی بنادے۔ میں سوچتا ہوں یہ ایک اعلیٰ بیان ہے، کہ،" میں یسُوع مسیح کا ایک قیدی ہوں۔"

(95) یاد رکھیں، وہ کلام ہے۔ سمجھے؟ کچھ فرق نہیں پڑتا کوئی کیا سوچتا ہے، وہ کلام ہے۔ سمجھے؟ اگر آپ کلام کے قیدی ہیں، تو کوئی تنظیم آپکو اُس سے دور نہیں کرسکتی۔ وہ-وہ کلام ہے۔ آپ صرف......آپ صرف اُسکے قیدی ہیں، بس یہ بات ہے۔ آپکو اُسی طرح عمل کرنا چاہیے جیسے وہ عمل کرتا ہے۔

(96) اب، وہ جن جگہوں پر جانا چاہتا تھا وہ نہیں جاسکتا تھا، پس (کیوں؟) کیونکہ رُوح اُسے منع کرتا تھا۔ آپ یاد رکھیں، اکثر اوقات، پولُس کوشش کرتا تھا کہ دوسری جگہوں پر جائے، اور سوچتا تھا،" شاید وہاں میری ایک اچھی عبادت ہوسکے،" مگر پاک رُوح اُسے منع کردیتا تھا۔ اب، کیا اِس سے صاف صاف ثابت نہیں ہوتا کہ پولُس ایک قیدی تھا؟ [جماعت کہتی ہیں،" آمین۔"-ایڈیٹر۔] یسُوع مسیح کا قیدی، رُوح میں، اُسکے کلام سے کسا ہوا تھا! اوہ! مجھے یہ پسند ہے۔ جی ہاں۔

(97) وہ قیدی تھا۔ وہ زنجیر سے بندھا ہوا تھا، اور محبت کی بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، تاکہ صرف اور صرف، خُدا کی مرضی کو پورا کرے۔ وہ ایک قیدی تھا۔ وہ محبت کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ مسیح کے جوئے میں جوتا ہوا تھا۔ وہ کسی اور جوئے میں جُڑ ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ مسیح کے جوئے میں تھا۔ اور جہاں تحریک لے جاتی تھی، وہ اُسی جگہ جاتا تھا۔ اِس سے قطع نظر کہ اِس طرف یا اُس طرف، چراگاہیں کتنی ہری بھری ہیں، اُس نے اُسی راہ پر جانا تھا جہاں رہنما اور جوّا جاتا تھا۔

(98)اوہ، کاش ہم، آج رات، بحثییت برنہم ٹیبر نیکل، قیدی بن جائیں؛ اپنی خودی، اور اپنے مقاصد، سب کو پیچھے کردیں اور اُس سے جُڑ جائیں، کوئی فرق نہیں پڑتا باقی دُنیا کیا سوچتی ہے، اور ساری دُنیا کیا کرتی ہے۔ ہم محبت کی بیڑیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم قیدی ہیں۔ ''میرے پاؤں مسیح میں اِس قدر بندھے ہوئے ہیں، یہ ڈانس نہیں کرسکتے۔ میری آنکھیں مسیح میں اِس قدر لگیں ہیں، کہ جب میں، اِن ماڈرن نیم برہنہ عورتوں کو دیکھتا ہوں، تو یہ میرے سر کو دوسری طرف پھیر دیتی ہیں۔ میرا۔ میرا دِل اُسکی محبت میں اِس قدر منسلک ہو چکا ہے، اب مزید، مجھے اِس دُنیا سے بالکل محبت نہیں رہی ہے۔ میری مرضی اُسکی مرضی میں اِس طرح منسلک ہوچکی ہے، کہ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے مقاصد کیا ہیں۔ بس، 'خُداوند، جہاں کہیں تُو میری رہنمائی کریگا، میں جاونگا۔' میں قیدی بنونگا۔'' سمجھے؟

(99) پولُس حقیقت میں ایک قیدی تھا۔ وہ کوئی غلط بیان نہیں دے رہا تھا۔ اُس نے دوبارہ، پاک رُوح سے تربیت پائی تھی، کہ کلام کا انتظار کرو۔ اب، اُس نے ایک دوسرے طریقے سے تربیت پائی تھی، مگر۔ مگر خُدا نے اُسے الگ طریقے سے تربیت دی تھی۔ اُس نے پاک رُوح سے تربیت پائی تھی کہ خُداوند کا انتظار کرو، کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُسکا مقصد کیا تھا۔

(100) اب دیکھیں، پاک رُوح کی مدد سے، میں آپکو کچھ دِکھانے جارہا ہوں۔ سمجھے؟ اب آئیں ایک مثال لیتے ہیں۔

(101) ایک دِن، پولُس اور سلاس، کسی شہر کی گلی میں جارہے تھے وہاں وہ ایک بیداری لانے کو تھے۔ اور ایک، بدرُوح گرفتہ لڑکی مسلسل پولُس کا پیچھا کررہی تھی، اور اُسکے پیچھے چِلا رہی تھی۔ اور کوئی شک نہیں پولُس جانتا تھا، کہ ایک رسول ہوتے ہوئے اُسکے پاس اختیار ہے، کہ وہ بُری رُوح کو اُس عورت میں سے نکال دے۔ لیکن کیا آپ نے غور کیا؟ وہ دِن بہ دِن، انتظار کرتا رہا، یہاں تک، کہ اچانک، پاک رُوح نے اُس سے کلام کیا، اور کہا، ''یہی وقت ہے۔''

(102) پھر اُس نے کہا، ''اے رُوح، اس لڑکی میں سے باہر نکل آ۔'' سمجھے؟ وہ جانتا تھا کہ خُداوند کا انتظار کرنا چاہیے۔

(103) اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج بہت سے لوگ کلام کو بدنام کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ ایک مقصد کیساتھ باہر نکلتے ہیں۔ صرف ایسی سوچ کی وجہ سے کتنی بیداری کی عبادات بالکل بے کار ہوجاتی ہیں، کیونکہ مبشر انتظار نہیں کرتے کہ خُداوند کیا کہنا چاہتا ہے!

اُن میں سے کچھ کہتے ہیں، ''یہاں آجاؤ''، اور وہ-وہ فوراً چلے جاتے ہیں کیونکہ-کیونکہ ایسوسی ایشن نے کہا ہے، ''جاؤ۔'' لیکن پاک رُوح کچھ الگ بات کہتا ہے۔ پھر بھی، انسان کا ریاست کا پریسبٹیر بننے، یا-یا کچھ اور بننے، یا ایلڈر بننے، یا بشپ بننے، یا کچھ اور بننے کا مقصد اُسے کھینچ لے جاتا ہے، ''تمہیں ضرور جانا چاہیے۔''، جبکہ، وہ ٹھیک بات کو جانتا ہے۔ پاک رُوح کہتا ہے، ''یہاں جا۔'' سمجھے؟ لیکن وہ اپنی تنظیم کیساتھ جُڑا ہوا ہے۔ وہ تنظیم کا ایک قیدی ہے۔

(104) لیکن اگر وہ مسیح میں پیوستہ ہے، تو پاک رُوح اُسکی رہنمائی کرے گا۔ وہ......؟......سمجھے؟ وہ، وہ پیوستہ ہے، ایک قیدی ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی اور کیا کہتا ہے؛ وہ-وہ ایک-ایک-ایک ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ ہے۔ وہ صرف خُدا کی آواز سُنتا ہے، اور تب ہی بولتا ہے جب وہ آتا ہے۔ وہ خود سے کچھ نہیں کہتا۔

(105) کوئی کہتا ہے، ''اوہ، اوہ، بھائی جانز!'' بھائی رابرٹس، یا کوئی، اِن عظیم آدمیوں میں سے جو آج ہمارے ملک میں ہیں، جیسے ٹومی ہکس، یا-یا-یا اورل رابرٹس، یا-یا بھائی ٹومی اوس بورن، یا ان عظیم مبشروں میں سے کوئی ایک۔ اگر کوئی شخص کہے، ''یا کہتا ہے، ٹومی، آپ اِدھر آجائیں۔ آپ خُدا کے ایک عظیم خادم ہیں۔'' (یا اورل۔) ''اور میرا-میرا ایک-ایک انکل ہے جو یہاں ہے، اور-اور جکڑا ہوا ہے۔ اور وہ-وہ بیمار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں آئیں۔ میں اِیمان رکھتا آپ میں اسے شفا دینے کی قوت موجود ہے۔'' سمجھے؟

اور ہوسکتا ہے کہ پاک روح اُس سے کہے، ''ابھی نہیں۔''

(106) لیکن، پھر بھی، اُس شخص کی دوستی میں، اُس کا فرض اُسے جکڑے ہوئے ہے کہ اُسکے ساتھ جائے۔ اگر وہ نہیں جاتا، تو وہ اُس شخص کا دشمن بن جاتا ہے۔ وہ شخص کہتا ہے، ''ٹھیک ہے، وہ کسی فلاں کے پاس گیا، تاکہ اُس لڑکے یا آدمی کو شفا دے۔ میں جانتا ہوں اُس نے ایسا کیا۔ اور دیکھیں، میں اتنے سالوں سے اُسکا دوست ہوں، مگر وہ میرے گھر نہیں آیا۔''

(107) لیکن اگر وہ خُدا سے بندھا ہوا ہے، اور پاک رُوح نے اُسے جانے سے منع کیا ہے، تو بہتر ہے کہ وہ نہ جائے۔ وہ اپنے دوست، سے محبت رکھے۔ لیکن بہتری اِسی بات میں ہے کہ وہ پاک رُوح کی رہنمائی میں وہاں جائے، کیونکہ بغیر اُسکے، کچھ بھلا نہیں ہوگا۔ میں نے اِس بات کا بہت تجربہ کیا ہے۔

(108) لیکن پوُلس اُس نے پاک رُوح کا انتظار کیا کہ اُسے بتائے کیا کرنا ہے۔"پاک رُوح کا انتظار کریں،" کہا۔ایک رات وہ کھڑا ہوکر، منادی کرر ہا تھا۔اور وہ وہاں سے چلا گیا۔اُس نے ایک لنگڑے شخص کو دیکھا۔اور اچانک، پاک رُوح نے اُس سے کلام کیا، اور اُس نے کہا،" میں جان گیا ہوں......" کیسے؟ بالکل اُسی طرح جان گیا تھا، جب وہ اُس ٹاپو پر پھنسنے جارہے تھے۔سمجھے؟ " مجھے معلوم ہے تجھ میں شفا پانے کا اِیمان ہے۔اپنے قدموں پر کھڑا ہو جا۔یسُوع مسیح نے تجھے اچھا کر دِیا ہے۔" سمجھے؟ یہ آپ کا مقام ہے۔وہ-وہ تھا......وہ پیوستہ تھا۔شاید وہ ایک ہفتے کی عبادات رکھ لیتا اور کچھ نہ ہوتا،لیکن اُس نے پاک رُوح کا انتظار کیا کہ وہ بولے۔سمجھے؟ وہ اِس قول سے جُڑا ہوا تھا۔

(109) اب آپ کہہ سکتے ہیں،" بھائی برنہم، آپ اپنے اتوار کو دیئے گئے بیان کی مخالفت کررہے ہیں، کہ آپ اِس سارے وقت میں انتظار کررہے ہیں۔"

(110) اور، اگر، آپ یاد کریں، تو پاک رُوح نے یہ کلام مجھ سے راستے میں جاتے ہوئے کیا تھا، اور کہا تھا،" میں تجھے واپس بیماروں اور پریشان لوگوں میں بھیج رہا ہوں۔" سمجھے؟ یہ پاک رُوح کی مرضی کے مطابق ہے۔یقیناً۔میں تب تک نہیں گیا جب تک اُس نے مجھے جانے کیلئے نہیں کہا تھا۔میں خُداوند یُوں فرماتا ہے کیلئے انتظار کررہا تھا، جب تک کہ مجھے خُداوند یُوں فرماتا ہے نہ مل جائے۔اب، یہ مختلف ہے۔سمجھے؟ اب، یہ، تھوڑا مختلف بنا تا ہے۔جی ہاں۔

(111) اُس نے خُداوند کے کلام کا انتظار کیا۔وہ رُوح میں جکڑا ہوا تھا، تاکہ صرف خُدا کی مرضی پوی کرے، اور پھر وہ یسُوع مسیح کا قیدی بن گیا۔دوستو، کاش ہم فقط قیدی بن جائیں!

(112) میں جانتا ہوں یہاں گرمی ہے۔لیکن-لیکن اگر آپ چاہیں، تو میں کچھ اور کرداروں کے نام لینا پسند کرونگا۔میرے پاس چھ یا آٹھ لکھے ہوئے ہیں۔لیکن میں-میں صرف ایک یا دو کرداروں کا نام لینا پسند کرونگا۔

(113) آئیں موسیٰ کے کردار کو لیتے ہیں۔وہ چھڑانے والا پیدا ہوا تھا۔اور وہ-وہ-وہ یہ بات جانتا تھا، کہ وہ چھڑانے والا پیدا ہوا ہے۔

(114) لیکن اِس سے پہلے کہ میں موسیٰ کے بارے میں کچھ بتاؤں، میں ایک بیان دینا چاہونگا، کہ، خُدا ہمیشہ کسی بھی شخص کو لے سکتا ہے، جو سچائی سے اُسکی خدمت کرے، اور اُسکا قیدی بن جائے۔

ایک آدمی کو اپنے سارے مقاصد اُسکے حوالے کر دینے چاہیے، چاہے وہ جو کچھ بھی ہوں، ہر ایک- ہر ایک چیز، اپنی زندگی، جان، بدن، مرضی، مقاصد، اور ہر چیز سپرد کر دے، اور پوری طرح، مسیح کا ایک قیدی بن جائے، تاکہ خُدا کی خدمت کرے، جو کہ کلام ہے۔

(115) آپ کو اپنے بہترین فیصلے کے خلاف بھی چلنا پڑ سکتا ہے۔ شاید، آپ سوچیں، ایک فلاں تنظیم آپکو اُونچے مقام پر بیٹھا سکتی ہے اور آپکو عالیٰ رتبہ دے سکتی ہے، تاکہ آپ چمک سکیں۔ مگر آپ اپنے آپکو کہاں پاتے ہیں؟ کچھ عرصہ بعد، آپ خود کو شکست خوردہ پاتے ہیں، جب تک خُدا کسی شخص کو حاصل نہیں کر لیتا جو اپنی مرضی سے اُسکا قیدی بن جائے۔

(116) خُدا قیدی تلاش کر رہا ہے۔ اُس نے ہمیشہ ایسا کیا ہے۔ آپ کلام میں اِس کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔ ایک شخص جو مسیح کا قیدی بننا چاہتا ہے وہ کسی کے بھی خلاف ہو سکتا ہے۔ اس لیے، آپ مسیح کے علاوہ کسی اور کے رابطے میں نہیں رہ سکتے ہیں؛ اپنے باپ کے، اپنی ماں کے، اپنے بھائی کے، اپنی بہن کے، اپنے شوہر کے، اپنی بیوی کے، اور نہ کسی اور کے۔ آپ فقط مسیح کے ساتھ رابطے میں ہوتے ہیں، اور بس اُسی کیساتھ، تب ہی خُدا آپکو استعمال کرتا ہے۔ ورنہ، آپ استعمال نہیں ہو سکتے ہیں۔

(117) بعض اوقات، بولتے ہوئے لوگوں سے سخت بول جاتا ہوں۔ سمجھے؟ میں- میں کوشش کر رہا ہوں کہ آپکی کانٹ چھانٹ کروں۔ آپ کو کہیں سے تو شروع کرنا پڑے گا، جیسے بعض اوقات میں کہتا ہوں عورتیں بال کٹواتی ہیں اور طرح طرح کے کپڑے پہنتی ہیں، اور پھر اپنے مسیحی اقرار کو برقرار رکھتی ہیں۔ کہتی ہیں، ''یہ تو چھوٹی سی بات ہے۔'' خیر، آپکو کہیں سے تو شروع کرنا ہے۔ پس ٹھیک یہاں، اپنی اے بی سی سے شروع کریں۔ سمجھے؟ کسی طرح، اِس دُنیاوی دِکھاوے سے آزاد ہو جائیں، اور مسیح کے قیدی بن جائیں۔ اور پھر آگے بڑھتے جائیں، سب چیزیں چھوڑ دیں، تب تک لگے رہیں جب تک آخری چیز نہ چھوٹ جائے۔ پھر آپ- آپ...... پھر آپ ایک قیدی ہوتے ہیں۔ آپ اُسکی پکڑ میں آجاتے ہیں۔ وہ، وہ آپکو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔

(118) اب، موسیٰ جانتا تھا کہ وہ چھڑانے والا پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ جانتا تھا۔ اور کیا آپ نے، اُس مقصد پر غور کیا جو موسیٰ کا تھا: جو اُسکی ماں نے، اُسکی دایہ ہوتے ہوئے اُسے بتایا تھا۔

(119) اِس میں کوئی شک نہیں، جب ننھا موسیٰ پیدا ہوا، تو اُسکی ماں نے کہا، ''موسیٰ، تُو جانتا ہے، کہ...... تیرے والد، عمرام، اور میں نے مسلسل دُعا کی۔ ہم جانتے ہیں، اور کلام میں دیکھا ہے، یہ مخلصی

دینے والے کی آمد کا وقت ہے۔ اور ہم نے دُعا کی ’خُداوند خُدا، ہم اُس مخلصی دینے والے کو دیکھ سکیں۔‘ ایک رات، ایک رویا، میں خُداوند نے ہمیں بتایا، کہ تُو جنم لے گا، اور تُو مخلصی دینے والا ہوگا۔ ہم بادشاہ کے حکم سے نہیں ڈرے۔ ہم نے پرواہ نہیں کی کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ پھر، ہم جان گئے کہ تُو ایک چھڑانے والا پیدا ہوا ہے۔ اب، موسیٰ، ہم جانتے ہیں کہ ہم ٹھیک طور پر تجھے پروان نہیں چڑھا سکے۔‘‘

(120) اب یاد رکھیں، وہ مصر میں، چار سو سال سے رہ رہے تھے۔ سمجھے؟

(121) ’’اور ہم۔ ہم چاہتے تھے کہ تیرے۔ تیرے لیے سب اچھا ہو، اچھی تعلیم ہو، ٹھیک تربیت ہو۔ پس، میں نے تجھے ایک چھوٹی ٹوکری میں ڈالا، اور تجھے نیل میں بہادِیا۔ اور یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے، کہ ٹوکری جھاڑیوں اور سرکنڈوں سے بچتی ہوئی، لہروں کیساتھ، میلوں دور، فرعون کے محل تک پہنچ گئی، جہاں اُسکی......فرعون کی بیٹی، غسل کیا کرتی تھی۔ اور پھر۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ اُسے تیری پرورش کیلئے ایک عورت کی ضرورت ہے۔

(122) اور اُن دِنوں میں، بیشک، اُنکے پاس بچوں کی پرورش کیلئے دووھ کی بوتلیں نہیں ہوتی تھیں، پس اِس لیے اُسے ایک۔ ایک دودھ پلانے والی دایہ کی ضرورت تھی۔ پس......

(123) ’’اور، میں نے، مریم کو وہاں بھیجا۔ اور اُس نے وہاں، کھڑی ہوکر کہا، ’میں جانتی ہوں مجھے ایک دودھ پلانے والی دایہ کہاں مل سکتی ہے‘، اور وہ آئی اور مجھے لے گئی۔ اور، موسیٰ، سب دروازے بند ہیں۔ پیارے بیٹے، اب تُو سولہ سال کا ہوگیا ہے، اور تُو فرعون کا بیٹا بننے والا ہے۔ اور کسی دِن تُو چھڑانے والا بن جائیگا اور لوگوں کو یہاں سے نکال لے گا۔‘‘

(124) موسیٰ کا عزم بڑھنا شروع ہوگیا۔ ’’ماں، میں پڑھونگا۔ میں جتنا بھی علم حاصل کرسکا کرونگا۔ کیا آپ جانتی ہیں میں کیا کرونگا؟ میں ایک فوجی بننے کی تعلیم لونگا، اور میں جانوں گا کہ اِن لوگوں کو کیسے باہر لیکر جانا ہے۔ میں ایک جنرل، بشپ، اور فلاں شخص بنونگا، اور مجھے معلوم ہوجائیگا کہ یہ کس طرح کرنا ہے۔ اور میں۔ میں اِنہیں باہر نکالونگا۔ میں پی ایچ۔ ڈی یا ایل ایل حاصل کرونگا۔ میں یہ کرونگا۔‘‘

(125) جیسے ’’فادر چینیکی،‘‘ شاید کبھی آپ نے اُسکی کتابیں پڑھی ہوں۔ ٹھیک ہے۔ وہ ’’سب پروٹسٹنٹ لوگوں کو مخلصی دینے والا تھا،‘‘ آپ جانتے ہیں، اور وہ خود بھی، وہی ایک بن گیا۔ پس، اِس

عظیم پریسٹ نے، سالوں پہلے،''فادر چینیکی ؛' آپ کو اِس کی کتاب لینی چاہیے اور ضرور پڑھنی چاہیے۔ وہ اُسے،''فادر بلاتے تھے۔'' وہ صرف ایک بھائی چینیکی تھا، بس وہ یہی کچھ تھا۔ ہم کسی آدمی کو اِس طرح''فادر،'' نہیں کہتے ہیں۔ پس ہم-ہم دیکھتے ہیں کہ...... وہ بائبل پڑھنے جارہا تھا، تاکہ وہ پروٹسٹنٹ لوگوں کے مذہب کو خارج کرے اور سب کو کیتھولک کردے۔ اور جب وہ بائبل پڑھنے گیا، تو پاک رُوح اُس پر نازل ہوا، اور اُسے رُوح القدس مل گیا، اور تب-تب وہ بھی اُن میں سے ایک بن گیا۔

(126) پس اب اِس بات پر غور کریں، موسیٰ نے ساری تربیت حاصل کرلی تھی۔ کیونکہ، وہ-وہ جانتا تھا۔ وہ بہت سمجھدار، ذہین، اور تعلیم یافتہ تھا! یہاں تک کہ، وہاں کوئی بھی...... وہ مصریوں کو بھی تعلیم دے سکتا تھا۔ یہاں تک، کہ وہ اُنکے ماہر نفسیات کو بھی تعلیم دے سکتا تھا۔ وہ اُنکے- اُنکے فوجی جنرل کو بھی تعلیم دے سکتا تھا کہ ملٹری کیا ہے۔ وہ ایک عظیم شخص تھا۔ اور لوگ موسیٰ سے، اُسکی عظمت کی بدولت ڈرتے تھے۔ اوہ، کیسی اسکالرشپ ہے! میرے خدایا! وہ ایک آرچ بشپ، یا پوپ کی طرح تھا۔ وہ ایک عظیم شخص تھا۔ اور وہ-وہ-وہ ایک زورآور شخص تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ وہ یہ کرنے کیلئے پیدا ہوا ہے، اور تربیت پائی ہے، اور یہ کرنا ہے، یہی اُسکا مقصد تھا۔

(127) آج بھی ایسا ہی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا ہے کہ آدمی، اِن اسکولوں میں تربیت پاتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا...... جیسے اب یہاں مغرب میں، وہ ایک سو پچاس ملین ڈالر کا تھیالوجی اسکول بنا رہے ہیں، دیکھیں، وہ پنتی کاسٹل ہے، جو ایک-ایک سو پچاس ملین ڈالر کا اسکول ہے۔ میرے حساب سے، اُسکی جگہ مشنری خدمت کے میدان میں جانے چاہئیں۔ سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟ لیکن، جو کچھ بھی ہے، جب وہ وہاں سے باہر آتے ہیں تو پھر وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ کیا ہیں؟ ریکیوں کا گروہ ہیں۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ اور پھر اِس طرح وہ باہر آتے ہیں۔ ہمیشہ ایسے ہی ہے، باقی سب بھی، اِسی قطار میں کھڑے ہیں۔ سمجھے؟

(128) اب ہم دیکھتے ہیں، کہ، جب، موسیٰ، اپنی ساری تربیت کے بعد، اور آج بھی، ساری تربیت، اور عالی ترین، مقصد کیساتھ، بشپ اور باقی سب کچھ بنانے کے بعد، ہم کیا کریں گے؟ ہمارے مقاصد بالکل موسیٰ' کی طرح بن جائیں گے جیسے وہ تھا۔ سمجھے؟

(129) خُدا، اِس سے پہلے کہ وہ آدمی کو اپنے ہاتھ میں لے، اُسے آدمی کے مقصد کو ختم کرنا پڑتا

ہے۔اُسے اُسکی ساری تربیت کوختم کرنا پڑتا ہے۔

(130) وہ باہر نکلا، اور اُس نے مخلصی دی؛ اُس نے ایک مصری کو مار دِیا۔ اور اُس، اور جب اُس نے یہ کیا، تو اُسے معلوم ہوگیا کہ وہ غلطی پر ہے۔ وہ یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ یہ وہ طریقہ نہیں تھا۔ اور خُدا اُسے باہر بیابان میں، ریگستان میں، دشت میں لے گیا۔

(131) آپ نے غور کیا، یہ تھوڑی عجیب بات ہے، وہ لوگ جن کو، خُدا نے پیغام دِیا۔ وہ اُنھیں باہر بیابان میں لے جاتا تھا۔

(132) وہ پوُلس کو بیابان میں لے گیا، تاکہ اُسے تربیت دے، باہر بیابان میں لے گیا، تاکہ اُسے بتائے کہ وہ عظیم رویا کیا تھی۔ ''باہر فلاں بیابان میں چلا جا۔'' اور اُس وقت تک وہ وہاں رہا جب تک خُدا نے اُسے سب کچھ بتا نہ دیا جو اُسے کرنا تھا۔

(133) اور موسیٰ کے وقت، وہ اُسے بیابان میں لے گیا۔ اُسے چالیس سال تک باہر رکھا، اور اُس سے ساری تھیالوجی اور بلند نظری کو اُتار پھینکا۔ اوہ، وہ کیسا وقت تھا، کہ وہ پیچھے مُڑا اور اپنی ناکامیوں کو دیکھا۔ اور آج رات، جب ہم اپنی خواہش کو دیکھتے ہیں، تو ہمیں بھی، یہی کام کرنا چاہیے۔

(134) شفائیہ مہم پر غور کریں، اور دیکھیں کہ خُدا نے کچھ سال پہلے، بیماروں کو شفا دینا شروع کی، اور وغیرہ وغیرہ۔

(135) ہر شخص، ہر تنظیم، شفا اُنکی تنظیم میں نہیں آئی، تو اُنکو اُنھیں ایک شافی کے پاس لے جانا چاہیے تھا۔ لیکن ہم نے کیا کیا؟ آئیں اِس پر ایک لمحے کیلئے غور کرتے ہیں۔ ہم نے بھی وہ کام کیا جو موسیٰ نے کیا تھا۔ ہم باہر نکلے اور بہت کوشش کی کے کسی قسم کا ایک معجزہ وقوع ہو۔ ''میں نے ایک بیماری کا سراغ لگایا ہے۔ میرے- میرے- میرے ہاتھوں پر خون ہے،'' اور یہ ایک معجزہ بن گیا۔ سمجھے؟ اور ہم نے کیا حاصل کیا؟ کچھ آدمی اتنے تناؤ میں آگئے کہ، وہ ٹوٹ گئے اور باقاعدہ شرابی، اور اعصابی مریض بن گئے، اور ذہنی طور پر ختم ہوگئے۔ اور وہ واپس پیچھے چلے گئے، اور پنتی کاسٹل قاعدے قانون کو تبدیل کیا، اور واپس تنظیمیں وغیرہ بنانا شروع کردیں۔ سمجھے؟

(136) ہم نے کیا کیا؟ قریباً ایک مصری کو مارا۔ یہ درست ہے۔ اور ہم نے کوشش کی تھی۔ اور ہم تناؤ میں تھے۔ ہم نے قیمت چکائی۔ ہم نے محنت کی، پوری رات دعائیہ عبادت میں گزاری، حتیٰ کہ ہماری آواز تک باقی نہ رہی۔ اور- اور کوشش کی کہ کچھ بنائیں، اور کوئی سوچ لڑائیں، اور اِس قسم کے

کام کیے، اور معلوم ہوا کہ یہ سب ناکامی ہے۔ ہمیں واپس بیابان میں جانے کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے۔ جی ہاں، جناب۔ جدوجہد کی اور ذلت اُٹھائی۔ ہم کیوں ہار نہیں مانتے؟ آپ کو یہی کرنا چاہیے، سمجھے، واپس پلٹیں اور ہار مانیں۔ کیوں، کیونکہ ہم نے وہ کام کیے جو اُنھوں نے کیے، جو موسیٰ نے کیے۔ اُن سے کچھ فائدہ نہیں۔ چالیس سال کے بعد، اُس نے خود کو خُدا کے کلام کا ایک قیدی پایا۔ ہم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

(137) جب، عظیم برکت باہر آتی ہے، اور وہ سب باتیں جو خُدا نے ہمیں بتائیں ہیں جب وہ ظہور میں آتی ہیں: کہ کیسے ہمیں نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے؛ اور کیسے ہمیں رُوحُ القُدس حاصل کرنا چاہیے؛ اور یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لینا چاہیے؛ اور باقی سب باتیں کرنی چاہیے۔

(138) آپ دیکھیں، لوگ، اس کلام کیساتھ کھڑے ہونے، اور اس کے ساتھ پیوستہ رہنے کی بجائے، یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ اپنی تنظیمی تھیوری کیساتھ چلنا شروع کر دیتے ہیں، جو کہ پہلے ہی ناکام ہے، اور سچائی کی مانند کچھ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(139) مجھے لگتا ہے اِس بات کو یہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ سمجھے؟ مجھے یقین ہے آپ اتنے سمجھدار ہیں اسلیئے سمجھ جائیں میرے کہنے کا کیا مطلب ہے۔ سمجھے؟ لیکن، کیوں، دیکھیں یہ کیا ہو چکا ہے۔ اِسکے بارے میں سوچیں۔

(140) آج رات، ہم نے کیا حاصل کیا ہے؟ سِوائے ایک-ایک-ایک قوم کے جو منظّم لوگوں سے بھری ہے: جو خُدا کے کلام کا انکار کرتے ہیں؛ جو پاک رُوح کی-کی-کی زندگی کو، بس، ''ایک-ایک مینٹل ٹیلی پیتھی کہتے ہیں''؛ اور ان لوگوں کو اپنے چرچ میں آنے نہیں دیتے؛ اور وہ آپکو سانپ کی نسل، ابدی تحفظ کا ایک حوالہ دینے کی اجازت نہیں دیتے، اور اُن باتوں کو جن کو پاک رُوح نے عیاں کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ وہ کلام ہے۔ میں نے چیلنج پر چیلنج کیا ہے، کہ آؤ اور مجھے غلط ثابت کرو۔

(141) اُن کے پاس کیا ہے؟ بالکل وہی چیز جو لوتھر کے پاس تھی، اور باقی سب کے پاس تھی، دیکھیں، ایک مصری کو مارنا۔ کیا تھا...... یہ کیا تھا؟ شاید اُس نے ایک آدمی کو...... چوری کرنے سے روکا، اور شاید اُسے اپنی بیوی کیساتھ صحیح زندگی گزارنے کو کہا۔ لیکن اِس کے وسیلے آپ نے اُسکو کیا بنایا؟ ایک چرچ ممبر۔'' آؤ اور ہمارے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ سمجھے؟

(142) وہ بدبُو دار مُردہ شخص تھا جس کی طرف وہ اپنی انگلی کر کے، اپنی کامیابی دکھا سکتا تھا، جس

کے لیے چالیس سال تک تربیت پائی تھی؛ وہاں ایک مُردہ گلا سڑا، مصری آدمی پڑا ہوا تھا۔

(143) اور آج رات بھی یہی مسئلہ ہے۔ واحد چیز جسکی طرف ہم انگلی کر سکتے ہیں، وہ ایک بیداری ہوگی جس میں اتنے (نام نہاد لوگ تھے)، یہ بدبُو دار چرچ ممبرز ہیں جو خُدا کو صرف اتنا ہی جانتے ہیں جتنا ایک افریقی وحشی مصری رات کو جانتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جیسا کہ، اُنھیں کلام کے بارے میں بتائیں، تو وہ کہتے ہیں، ''میں اِس پر ایمان نہیں رکھتا۔'' کہتے ہیں، ''مجھے پرواہ نہیں تم کیا کہتے ہو، میں اِس پر ایمان نہیں رکھتا۔'' سمجھے؟ سمجھے؟ اتنی ساری مشقت اور جدوجہد کے بعد جو ہم نے کی، اِس بات پر انگلی رکھ کر دِکھانا بڑی خوفناک بات ہے۔

(144) شاید ہم کسی بڑے اسکول پر انگلی رکھیں، مگر وہ مُردہ ہے۔ ہم کسی تنظیم کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں، مگر وہ مُردہ ہے۔ اُس سے بدبُو آرہی ہے۔ یہ بالکل وہی پہلی چیز ہے جس سے ہم نکالے گئے تھے۔ ''جیسے سُورنی واپس دلدل میں جاتی ہے، اور کتا اپنی قے کی طرف؛'' اِسی طرح ہم واپس مُڑ جاتے ہیں۔ یہی ایک مصری مُردہ ہے۔

(145) کوئی شک نہیں لیکن کسی نے کہا، ''موسیٰ، خیر، تیرے اندر لوگوں کیلئے مزید احساس نہیں ہے؟ تُو اِس کام کیلئے بلایا گیا ہے۔'' جو کوئی موسیٰ کو جانتا تھا، اور جسے معلوم تھا کہ موسیٰ اِسی کام کیلئے بلایا گیا ہے۔ ''اور ایسا نہیں ہے...... کیا تُو نے لوگوں کے احساس کو کھو دیا ہے؟''

''نہیں، جناب۔''

(146) ''خیر، پھر تُو باہر جا کر، دوبارہ، کوشش کیوں نہیں کرتا؟ اور تُو باہر کیوں نہیں نکلتا، یہ کوشش کر؟ اور تُو ان باقی سب کے پاس کیوں نہیں جاتا؟''

(147) موسیٰ وہاں باہر کھڑا پشیمان ہو رہا تھا، جب تک کہ اُسے جلتی جھاڑی کا تجربہ نہ ہوا، جس نے کلام کو واضح کر دِیا۔ ''میں ابرہام، اضحاق، اور یعقوب کا خُدا ہوں۔ اور مجھے میرا وعدہ یاد ہے۔ اور میں اُترا ہوں تاکہ اُنھیں چھڑاؤں۔ میں یہ کام کرنے کیلئے تجھے بھیج رہا ہوں۔'' بس یہ بات تھی۔

(148) اُس نے لوگوں کے ارادوں اور اُنکی خواہشوں کو نہیں، بلکہ کلام کو دیکھا۔ پھر وہ کیا بن گیا؟ وہ دوبارہ مصریوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اِس مسئلے کا پھر سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ ایک قیدی بن گیا۔ آمین۔ چالیس سال بھاگنے، اور ٹھوکریں کھانے کے بعد، عظیم موسیٰ اپنی ساری سمجھداری کیساتھ، جلتی ہوئی جھاڑی کے سامنے، ایک قیدی بن گیا۔ بائبل کہتی ہے موسیٰ مصر میں، کام

اور کلام میں ایک طاقتور شخص تھا۔

(149) لیکن دیکھیں طاقتور تھیالوجین نے جلتی ہوئی جھاڑی کی حضوری میں کیا کیا۔ اُس نے صرف اپنی خامیوں کا اقرار کیا۔ جب اُس نے خُدا کا حقیقی مقصد دیکھا، تو اُس نے اقرار کیا کہ وہ یہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہاں تک کہ، اُسے تھیالوجی کی تربیت دی گئی تھی جتنی وہ اُسے دے سکتے تھے، اور اُسے اپنے بہترین اسکول میں تربیت دی تھی۔ لیکن، پھر بھی، وہ کیا کرتا جب وہ...... جب وہ آگ کا ستون جھاڑی پر منڈلا رہا تھا؟ کہا، ''میں بات نہیں کرسکتا ہوں۔ خُداوند، میں کون ہوں، کہ میں جاؤں؟'' سمجھے؟

(150) ''موسیٰ، اپنے جوتے اُتار دے۔ میں تجھ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اپنی خودی کو چھوڑ دے، اپنے جوتے اُتار دے۔ کیونکہ تُو - تُو زمین پر ایک بار پھر عام شخص ہو گیا ہے۔ میں تجھ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

(151) حتیٰ کہ میں بات بھی نہیں کرسکتا۔ آخر کار، ایک چُنا ہوا قیدی، ایک چُنا ہوا نبی بن گیا، بالکل جیسے پولُس چُنا ہوا تھا۔ موسیٰ چھڑانے والا، چُنا گیا تھا۔ اور پھر یہ، آخر کار، خُدا کا اپنا چُنا ہوا تھا اور اُسے اپنا قیدی بنا لیا۔ اوہ، ہللّویاہ! وہ صرف اتنا ہی عمل کرتا تھا جتنا خُدا اُسے کرنے دیتا تھا۔ ''میں کیا کہونگا مجھے کس نے بھیجا ہے؟''

''میں ہوں۔''

''میں یہ کیسے کرونگا؟''

''میں تیرے ساتھ ہونگا۔''

(152) ''ہاں، خُداوند، بالکل جیسا تُو نے کہا ہے۔ میں حاضر ہوں۔'' اوہ، میرے خُدایا! یہ بات ہے، کیونکہ، وہ ایک قیدی ہے۔

(153) وہ اپنی بہترین سوچ کیخلاف گیا۔ اب، اُسے ایک آرمی کو کمانڈ کرنے کی تربیت دی گئی تھی۔ ''تلواریں، اُٹھاؤ! قریباً منہ تک!'' حملے کی تربیت تھی، ''سب رتھ، ترتیب میں ہوں! بھالے، سامنے ہوں! حملہ کرو!'' وہ اِس طرح قابو پانا چاہتا تھا۔ یہ اُسکی تربیت تھی۔

مگر موسیٰ نے کہا، ''میں کیا استعمال کروں؟''

کہا، ''تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟''

(154) ’’ایک لاٹھی۔‘‘ خُدا انسانی ذہن کے مطابق، بعض اوقات ایسا عجیب کام کرتا ہے۔ سمجھے؟ اُسکے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ مونچھیں لٹک رہی تھیں۔ اَسی سال کا تھا۔ اُسکی بیوی ایک خچر پر سوار تھی؛ بچہ اُسکی پُشت پر بیٹھا ہوا تھا۔ بوڑھے، ڈھیلے ہاتھ لٹک رہے تھے؛ اور ایک لاٹھی پکڑی ہوئی تھی؛ صرف اُسکا سرا اُوپر کی طرف تھا، کیونکہ اُسکے پاس خُداوند یُوں فرماتا ہے تھا۔ کیوں؟ کیونکہ آخر کار اُسے لنگر مل گیا تھا۔

(155) وہ ایک قیدی تھا۔ ’’میں تب ہی چلوں گا جب کلام مجھے چلائیگا۔ میں وہیں بولوں گا جہاں کلام بولے گا۔‘‘

’’تم کہاں جا رہے ہو؟‘‘

(156) ’’میرے پاس اختیار ہے: فرعون کے سامنے کھڑا ہو جا اور اُسے، یہ لاٹھی دِکھا، کہ خُدا نے مجھے بھیجا ہے۔‘‘ آمین۔

’’اِس کے بعد تُو کیا کریگا؟‘‘

’’اِس کام کو کرنے کے بعد، وہ مجھے دوسرا کام بتائے گا۔‘‘

(157) یہ آپکا مقام ہے۔ آپ کو صرف ایک کام کرنا ہے، آج رات، پہلا قدم: ہار مان لیں، ایک قیدی بن جائیں۔ اپنے بارے میں یا کسی اور کے بارے میں مت سوچیں۔ بس ایک قیدی بن جائیں۔

(158) موسیٰ ایک قیدی بن گیا، اور اقرار کیا کہ وہ بول بھی نہیں سکتا۔ آخر کار، جب خُدا نے اُسے اپنے ہاتھ میں لے لیا، تو وہ صرف وہیں جاتا تھا جہاں خُدا اُسے بھیجتا تھا۔ کہیں بھی، اُسے کلام دِیا جاتا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ کلام ہے، تب اُس نے خود کو کلام کے سُپرد کر دِیا۔ پاک رُوح وہاں موجود تھا، یوں موسیٰ کو خُدا کی مرضی کے زین میں کس دیا گیا۔

(159) یہی کام اُس نے پولُس کے ساتھ بھی کیا۔ یہ درست ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ’’آمین۔‘‘ -ایڈیٹر۔] اُس نے پولُس پر زین کس لی؛ چھوٹا، موٹی ناک، طنزیہ یہودی، اوہ، جسکے پاس پی ایچ۔ ڈی۔ اور ایل ایل۔ ڈی۔ کی ڈگری تھی۔ مگر خُدا نے کہا، ’’میں اُسے دِکھاونگا کہ کلام کی خاطر اُسے کن مصیبتوں سے گزرنا پڑیگا۔‘‘ سمجھے؟ اور وہ......

(160) اور پھر پولُس وہاں بیٹھا کلام کو دیکھ رہا تھا، اور دیکھا کہ وہ یسُوع تھا، تب اُس نے ہاتھ

کھڑے کر لیے اور خود کو اُسکے حوالے کر دِیا۔ خُدا کی محبت نے اُس پر کلام کی زین کس دی۔ ''یہ میرے نام کی گواہی غیر قوموں میں دیگا۔'' پھر وہ گیا۔

(161) ''موسیٰ، میں تیرے باپ دادا کا خُدا ہوں۔ میں ابرہام، اور اضحاق، اور یعقوب کا خُدا ہوں۔ مجھے یاد ہے میں نے اُن سے عہد باندھا تھا، اور وعدے کا وقت قریب ہے۔ اور میں نے اپنے لوگوں کی مصیبتیں دیکھی ہیں۔ مجھے میرا وعدہ یاد ہے۔ اور تجھے اپنی گرفتہ میں لینے آیا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کلام نے کیا کہا۔ میں نے تجھے گرفت میں لیا ہے تاکہ تُو وہاں جائے، طاقت تیری گرفت میں کر دی ہے، تاکہ تُو جائے اور میرے لوگوں کو چھڑائے۔ اور اپنے ہاتھ میں یہ لاٹھی، بطورِ ایک گواہ لے لے، کیونکہ اِس کی بدولت تُو نے ایک معجزے دیکھا ہے۔'' بالکل جیسے داؤد کے پاس، فلاخن تھا۔ سمجھے؟

(162) اُسکی، زین کسی گئی، اور وہ وہاں گیا۔ آخر کار، خُدا کو ایک آدمی مل گیا جو اُسکے تابع تھا، اُسکی گرفت میں تھا، وہ تب تک چل نہیں سکتا تھا جب تک خُدا کا کلام اُسے نہ چلائے۔ کاش لوگ آج، فقط اتنا کر لیں! پھر، وہ اُسکا قیدی بن گیا، محبت کا ایک قیدی تھا، محبت کے جوئے میں، خُدا کے-کے ساتھ بند گیا، جیسے پولُس محبت کے جوئے میں خُدا کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔

(163) بالکل پولُس کی طرح، دونوں کی تربیت یکساں ہوئی تھی۔ آپ جانتے ہیں، موسیٰ نے، بنی اسرائیل کو چھڑانے کیلئے فوجی طاقت حاصل کی۔ پولُس نے اُس وقت کی اعلیٰ کلیسیائی طاقت سے تربیت پائی تھی تاکہ، اُنھیں رومیوں کے ہاتھوں سے آزاد کرائے۔ تربیت کے اعلیٰ اسکول، گیملی ایل کے پاس سے آیا تھا۔

(164) وہ دونوں بیابان میں گئے؛ مختلف شخص بن کر واپس آئے۔ دونوں نے آگ کے ستون کو دیکھا۔ اور وہ دونوں نبی تھے۔ کیا یہ درست ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] وہ دونوں، نبی تھے۔ اور اُن دونوں نے آگ کے ستون سے بات کی تھی، بالکل درست ہے، چھڑانے والے تھے۔ وہ وہاں تھے، بیابان میں گئے۔ اپنے گھر چھوڑے اور بیابان میں چلے گئے، تاکہ معلوم کریں۔ اپنے لوگ اور سب کچھ چھوڑا، تاکہ خُدا کی مرضی کو ڈھونڈیں۔ سمجھے؟

(165) اُنکو ایک ہی طریقے سے تربیت دی گئی تھی؛ خُدا نے اُنکو دوسرے طریقے میں ڈھال دِیا۔ تاکہ وہ پوری طرح ایک قیدی بن جائیں، اُس طریقے سے عمل نہ کریں جسطرح وہ چاہتے تھے،

بلکہ اُس طرح عمل کریں جیسے خُدا چاہتا تھا کہ وہ کریں۔ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد یکساں ہے۔

(166) کیا ہمارے پاس دس منٹ اور ہیں، تا کہ اِنھیں بیان کریں؟[بھائی نیول کہتے ہیں، ''آمین۔''-ایڈیٹر۔]

(167) میں جلدی سے ایک اور کردار لینا چاہونگا۔ میں اپنے سامنے اب ایک دیکھ رہا ہوں۔ اور اُس کا نام یوسف ہے۔ وہ چُنا ہوا بیٹا تھا۔ وہ یسُوع مسیح کی ایک کامل مثال تھا۔ وہ پیدا ہی نبی ہوا تھا۔ پس، وہ ایک نبی تھا۔ سمجھے؟ اور وہ رویا دیکھتا تھا۔ اور جب وہ بچہ ہی تھا، تو اُس نے ایک رویا میں خود کو ایک تخت پر بیٹھے دیکھا، اور اُسکے بھائی اُسے سجدہ کر رہے تھے۔ سمجھے؟ لیکن دیکھیں۔ وہ بنا...... اُس نے محسوس کیا کہ وہ ایک عظیم شخص ہے۔ سمجھے؟ اُن سب میں......

(168) لیکن خُدا کو کیا کرنا تھا؟ اُس نے وہی کچھ کرنا تھا جو اُس نے باقی سب کیساتھ کیا تھا۔ کیونکہ، موسیٰ ایک چھڑانے والا تھا، پولُس ایک چھڑانے والا تھا، اور اب یوسف بھی ایک چھڑانے والا تھا۔ اُس نے اپنے لوگوں کو کال سے بچایا۔

(169) خُدا کو اُسکے ساتھ کیا کرنا پڑا؟ اُسے قید میں ڈالا گیا، اُسے براہِ راست قید میں ڈالا گیا۔ جی ہاں، جناب۔ یاد رکھیں، وہ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں، ایک مصری کو بیچا گیا۔ اور اُنھوں نے اُسے فوطیفار کو بیچ دِیا۔ اور فوطیفار نے اُسے تھوڑی سی آزادی دی، اور، پہلی بات آپ جانتے ہیں، وہ بھی اُس سے واپس لے لی گئی۔ اور وہ قید خانے میں بیٹھا، رو رہا تھا، اور چلا رہا تھا۔ خُدا نے اُسکی کانٹ چھانٹ کی۔

(170) اب غور کریں۔ لیکن، میں اِیمان رکھتا ہوں، جب وہ قید میں تھا، تو سارا وقت، وہ، اُس رویا کو یاد کرتا ہوگا کہ وہ ایک تخت پر بیٹھے گا، اور اُسکے بھائی اُسے سجدہ کریں گے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُسکی نعمت خُدا کی طرف سے ہے۔ اور وہ جانتا تھا کہ اسے پورا ہونا ضرور ہے۔

(171) اگر ہم صرف اِس بات کو اپنے ذہن میں رکھ لیں، کہ کلامِ خُدا کے مطابق، اِن آخری دِنوں میں اُسکی ایک کلیسیا ہوگی، اُسکے لوگ ہونگے۔ اور یہ باتیں جن کا اُس نے وعدہ کیا ہے، وہ اِنھیں پورا کریگا۔ اُس نے کہا تھا وہ کریگا، اور ہم اُسی وقت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم وہیں ہیں۔ اب وہ ہمیں حقیقی قیدی بنانے کی کوشش کر رہا ہے، تا کہ اُسکے ساتھ قید ہو جائیں۔

(172) آپ نے یہ پُرانا گیت سُنا ہے جو آپ گاتے ہیں، ''اور پھر میں خُدا میں قیدی ہوں''؟

میں خُدا کیساتھ قید ہونا چاہتا ہوں۔اب، یہاں میں نے اِسکے بارے میں سوچا ہے۔خُدا کیساتھ قیدی ہوں، اِسکے علاوہ کچھ نہیں ہے، آپ تب حرکت کریں جب خُدا حرکت کرنے کو کہتا ہے۔آپ وہی کریں جو خُدا کرنے کو کہتا ہے، دیکھیں، تب آپ خُدا کیساتھ قیدی ہیں۔

(173) اب یاد رکھیں، وہ سوچ رہا تھا۔وہ خود اپنی ذات کیلئے، ناکام ہو چکا تھا۔سب کچھ جو وہ جانتا تھا، سب کچھ جو وہ سمجھتا تھا، اور ہر ایک کام میں، وہ مکمل ناکام ہو چکا تھا۔اِس بات نے کام نہ کیا۔اُسے ایسی حالت میں ڈال دِیا گیا جہاں کوئی اُسکی سُن نہیں سکتا تھا۔وہ ایک قیدی تھا۔سمجھے؟ وہ ایسی حالت میں ڈالا گیا تھا، کہ بے اِیمان لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔آپ نے غور کیا میرا کیا مطلب ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] اُسکی خدمت بے اثر تھی۔لوگوں نے اپنا منہ موڑ لیا تھا۔قید میں وہ اُسے کوئی توجہ نہیں دیتے تھے۔اُسکی خدمت نے کیا بھلائی کی؟ وہ شاید قید کی سلاخوں کے پیچھے کھڑا ہو کر اُن میں منادی کرتا ہو؛ لیکن وہ گلی میں سے گزر جاتے تھے۔سمجھے؟ کیونکہ وہ ایک قیدی بن گیا تھا۔اور خُدا نے اُسے قیدی، بنائے رکھا، جب تک پہیہ صحیح جگہ گھوم نہ گیا۔کہا، ''یہ میرا بندہ ہے۔'' جلال ہو! پوری طرح ناکام ہو گیا تھا!

(174) آخرکار، خُدا اُسکی قید میں اُسکے پاس آ گیا۔جیسے پُولس، اور باقی سب کے پاس آیا، وہ اُسکے پاس آ گیا۔اور اُس نے اُس نعمت کا استعمال کیا جو اُس نے اُسے دی تھی، تاکہ اُسے وہاں سے باہر نکالے۔یہ سچ ہے۔وہ اُسے اُسکی قید سے باہر لے آیا۔اُس نے کیا کیا؟ جیسے اُس نے اُسے اُسکی قید سے نکالا، تو اُسے بادشاہ کی طرف سے طاقت ملی، کہ وہ اپنے بادشاہ کے، ساتھ والی نشست پر بیٹھے، جو اُس سے نیچے تھی۔وہ قید خانے سے نکالا گیا اور طاقت دی گئی؛ یہاں تک کہ، وہ جو بھی کہے، وہ ضرور ہونا تھا۔آمین۔

(175) اُسے اپنی قید میں، مسلسل یاد تھا، کہ وہ ایک مقصد کے تحت پیدا ہوا ہے۔وہ بادشاہ کے ساتھ بیٹھنے جا رہا تھا۔اور اُن میں سے باقی سب اُسکے سامنے گھٹنے ٹیکنے جا رہے تھے۔اُسکی رویا نے اُس پر یہ ظاہر کیا تھا۔آمین۔لیکن اِس سے پہلے کہ اُسکی رویا پوری ہوتی، اُسے ایک قیدی بننا ضروری تھا۔آمین۔اور پھر وہ ایک حاکم بن گیا۔اور جب وہ اپنی قید سے نکلا، تو خُدا کے کلام کا قیدی بن گیا، اور پھر وہ وہی کہتا تھا جو خُدا اُسکے منہ میں ڈالتا تھا، پھر خُدا اُس میں چلتا پھرتا تھا۔

(176) غور کریں، موسیٰ کے پاس قوت تھی کہ وہ اپنی مرضی سے، فرعون کے شہزادوں کو باندھ سکتا

تھا۔’’اگر تُو اِس پہاڑ سے کہے،’اکھڑ جا۔‘‘‘ اُسکے پاس فرعون کے شہزادوں کو باندھنے کی قوت تھی۔ چاہے وہ ڈیکن تھے، یا پریسبٹیرز، یا- یا شاید وہ- وہ ریاست کے نمائندگان تھے، یا وہ جو بھی تھے۔ وہ کہتا،’’میں تمہیں باندھتا ہوں،‘‘ اور وہ بندھ جاتے۔ بس یہی کچھ تھا۔ وہ یہ اپنے کلام سے، اپنی مرضی کے مطابق کرسکتا تھا۔ آمین۔ خُدا کو جلال ملے!

اوہ، میرے پاس تقریباً صرف تین منٹ باقی ہیں، اِس لیے میں کلام جاری رکھتا ہوں۔

(177) اب ہم دیکھتے ہیں، کہ وہ- وہ دُنیا کی قید سے، خُدا کا ایک قیدی بن گیا۔ وہیں سے...... بالکل پولُس، کی طرح۔ بالکل، موسیٰ کی طرح، جیسے وہ اپنی سوچ کی قید سے، خُدا کا قیدی بن گیا تھا۔ اور جب وہ باہر نکلا، تو اُسکے پاس خُدا کی قوت تھی۔ اور جب وہ پولُس بنا...... جب موسیٰ کی، پُرانی سوچ چلی گئی، وہ اُس سے خالی ہوگیا اور اپنے آپکو حوالے کر دِیا، اور مسیح کے کلام کا قیدی بن گیا۔ پھر وہیں جاسکتا تھا......

’’آپ کہتے ہیں،’مسیح کا‘؟‘‘

(178) ’’اُس نے مسیح کیلئے لعن طعن اُٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا۔‘‘ وہ بالکل پولُس کی طرح، مسیح کا ایک قیدی تھا۔

(179) یاد رکھیں، وہ تینوں اشخاص نبی تھے۔ سمجھے؟ اور اُنکو اپنی سوچ سے الگ ہونا پڑا تھا، تاکہ وہ خُدا کی مرضی اور اُسکی راہوں کی ترتیب کے مطابق قیدی بن سکیں۔

(180) اب دیکھیں، اور ہمیں یاد رکھنا چاہیے، کہ اُسکے پاس اپنے کلام کے مطابق، باندھنے کی قوت تھی۔ اُسکے پاس اپنے کلام کے مطابق، چھوڑنے کی قوت تھی۔ وہ کہہ سکتا تھا،’’میں تمہیں اپنے بادشاہ کے نام سے، چھوڑتا ہوں۔‘‘ آمین۔ فرعون نے یوسف کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔

(181) مسیح اپنے، محبت کے قیدوں کو، اپنے بیٹے بنالیتا ہے۔ اور وہ اُنھیں قوت بخشتا ہے، بالکل وہی جو اُسکی پاس تھی۔ مُقدس یوحنا 14:12،’’وہ جو مجھ پر اِیمان رکھتا ہے،‘‘ سمجھے،’’جو کام میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ بلکہ اِس سے بڑے کام کریگا۔‘‘ اب قیدی مسیح کی محبت میں اپنے بادشاہ سے ملی ہوئی قوت سے لبریز ہوتا ہے، جو کہ مسیح ہے۔ آمین۔’’اور میں تم سے سچ کہتا ہوں، اگر تم اِسے پہاڑ سے کہو، ’اکھڑ جا،‘ اور اپنے دِل میں شک نہ کرو، بلکہ یقین کرو کہ جو تم نے کہا ہے وہ ہو جائیگا، تو وہی ہوگا جو تم نے کہا ہے۔ اگر تم مجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں؛ اگر تم مجھ میں قائم ہو،‘‘ کیونکہ وہ اور اُسکا کلام

ایک ہی ہیں۔ ''ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے! اگر تم مجھ میں قائم رہو'' نہ کہ یہاں اور وہاں۔ ''مجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں؛ تو جو چاہو مانگو، یا جو تمہاری مرضی ہے، تو وہ تمہارے لیے پوری ہو جائیگی۔'' اُس کے پاس قوت تھی۔

(182) غور کریں، اِس سے پہلے کہ وہ باہر آتا، اُسے الگ کر کے تراشنا ضروری تھا۔ کچھ باتیں تھیں جو اُس سے تراشنا ضروری تھیں اِس سے پہلے کہ وہ اپنے بادشاہ سے ملتا۔ سمجھے؟

(183) اوہ، خُدا بعض اوقات اپنے لوگوں کو اِس طرح الگ کرتا ہے، اور اُنکی اپنی کچھ خواہشوں کو تراشتا ہے، اور اُنھیں دکھتا ہے کہ وہ ویسا نہیں کر سکتے جیسا وہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ جانتے ہیں میرا کیا مطلب ہے۔ جو وہ- وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کام کرنے کی اُنکے پاس آزادی نہیں ہے۔ اِس سے پہلے کہ وہ پوری طاقت میں آئیں اور مسیح کے پریم میں قیدی بنیں جائیں، اُنکو تراشنا ضروری ہے تاکہ پھر سامنے پیش کیے جائیں۔ بعض اوقات وہ اُنھیں بیابان میں لے جاتا ہے، تاکہ اُنھیں، تراشے۔ اور پھر مسح کر کے، اُنھیں باہر لاتا ہے، تاکہ اُس مقصد کو پورا کریں جس کیلئے اُس نے اُنھیں مسح کیا ہے۔ سمجھے میرا مطلب کیا ہے؟

بھائیو، ہم آخری وقت میں ہیں۔

(184) یاد رکھیں، باقی سب وقتوں میں بھی، اُس نے یہی کچھ کیا ہے۔ اُس نے ہمیشہ ایک آدمی کو لیا اور اُسے اپنا قیدی بنا لیا، اور اُس شخص نے اپنا آپ بھلا دیا۔ اُس میں جتنا بھی علم ہوتا تھا اُسے سب بھولنا پڑتا تھا، اپنی ساری تربیت کو بھولنا پڑتا تھا، سب کچھ، تاکہ خُدا کی مرضی کی ترتیب کو جانے، اور خُدا کی پیروی کرے۔

(185) وہ خُدا، اور آدمی کی مرضی، ایک ہی وقت میں پوری نہیں کر سکتا ہے۔ یہ ایک دوسرے کے بہت، خلاف ہیں۔ آپ مشرق اور مغرب ایک ہی وقت میں نہیں جا سکتے۔ آپ دائیں اور بائیں ایک ہی وقت میں نہیں جا سکتے ہیں۔ آپ صحیح اور غلط ایک ہی وقت میں نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ خُدا اور انسان کی ایک وقت میں پیروی نہیں کر سکتے ہیں۔ نہیں، جناب۔ آپ دونوں میں سے خُدا کی یا انسان کی پیروی کر سکتے ہیں۔

(186) اب، دیکھیں، اگر آپ خُدا کی پیروی کرتے ہیں تو اپنے آپکو خُدا کے حوالے کر دِیتے

ہیں، پھر آپ خُدا کے، اُس کلام کے، اور اُسکی مرضی کے قیدی بن جاتے ہیں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی کیا کہتا ہے، آپ اُسکے ایک-ایک قیدی بن گئے ہیں۔

(187) سُنیں۔ ہم آخری وقت میں ہیں۔ اور یہ میں بڑی عزت اور ادب سے کہہ رہا ہوں، جبکہ آخری کچھ منٹوں میں سے گزر رہے ہیں۔ دیکھیں۔ میری سوچ کے مطابق، خُدا، یہ کریگا اور ضرور کریگا، اور اِس آخری زمانے میں کریگا، تاکہ فصل کی کٹائی کیلئے اوزار ڈھونڈے۔ اُسے اوزار ڈھونڈنا ہے، تاکہ اناج کو الگ کرے۔ کوئی بھی کسان، جب وہ اپنی فصل میں جاتا ہے، تو اُسکے پاس کام کرنے کیلئے ایک اوزار ہوتا ہے؛ یقیناً، اُسکے پاس ایک تیز درانتی یا کچھ اور ہوتا ہے، یا کوئی اوزار، تاکہ اناج کو الگ کرے۔ اور فصل پک چکی ہے۔

(188) اے خُدا، ہمیں اپنے ہاتھوں میں لے۔ ہمیں اپنی محبت میں گرفتہ خادم بنا۔ ہمیں اوزار کی طرح استعمال کر، تاکہ اِس گنہگار، ملعون زمین پر جس پر ہم آج رہ رہے ہیں تکمیل کریں، کہ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد یکساں ہے۔

(189) میرے لیے، خُدا، مجھے ایک قیدی ہی رہنے دے۔ اگرچہ میرے تمام بھائی منہ موڑ لیں، اگرچہ میرے سب دوست مجھے چھوڑ دیں، میں یسُوع مسیح کا اور اُسکے کلام کا قیدی رہنا چاہتا ہوں، تاکہ میں پاک رُوح کیساتھ، اُسکے کلام سے کسا رہوں، اور دیکھ پاؤں کہ پاک رُوح خُدا کے کلام کو ثابت کرے کہ وہ ساری باتیں جو اُس نے کہیں تھیں وہ پوری ہونگی۔ میں یسُوع مسیح کا ایک قیدی بننا چاہتا ہوں۔

آئیں ہم دُعا کرتے ہیں۔

(190) آج رات، ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، اور مجھے حیرت ہے، کہ اگر ہمارا مقصد یہ ہے، کہ کوئی چیز بنیں، یا شاید کچھ ایسا جو ہم سوچتے ہیں، کہ خودغرض بنیں، تو کیا یہ اچھا نہیں ہم اِسے تھوڑی دیر کیلئے ایک طرف رکھ دیں۔

(191) مجھے تعجب ہے کہ اگر کوئی جوان لڑکا، آج رات، اِردگرد دیکھے، اور کہے، ''جب میں بڑا ہونگا، تو میں، میں فلاں فلاں آدمی بنونگا۔'' تعجب ہے اگر آپ خُدا کی مرضی کو اپنی زندگی میں چلتے پھرتے دیکھیں اور کہیں، ''نہیں، نہیں۔ جی-ہاں۔ میں-میں...... میری تمنائیں ختم ہو چکی ہیں۔ کچھ دِنوں سے، پاک رُوح مجھ سے کلام کر رہا ہے۔ میں-میں-میں-میں اپنا آپ خُدا کو سونپنا چاہتا

ہوں، تاکہ اِن آخری دِنوں میں کٹائی کا ایک اوزار بن جاؤں۔''

(192) شاید کوئی جوان لڑکی ہو جسکا مقصد ایک اعلیٰ کردار کی خاتون بننا ہو، یا- یا شاید ایک اچھی بیوی بننا چاہتی ہو، یا شاید کسی دِن ہولی ووڈ کو اپنا پیشہ بنانا چاہتی ہو، مجھے- مجھے حیرت ہوگی اگر آپ اپنے مقاصد خُدا اور اُسکے کلام کی حضوری میں رکھنا نہیں چاہتے ہیں، خُدا کی بلاہٹ کو اپنی زندگی میں سُنیں۔ خُدا جانتا ہے آپ کون ہیں۔

(193) میں تعجب کرتا ہوں اگر یہاں چرچ میں کوئی منسٹر، خادم، یا کام کرنے والا قریب آ جائے۔ میں تو یہاں، کبھی کبھار آتا ہوں۔ میں- میں آج رات، یہاں بیٹھے ہوئے آدھے سے زیادہ لوگوں کو نہیں جانتا ہوں، لیکن میں...... یہاں گنے چُنے لوگوں کو جانتا ہوں۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص، یہ کہنے کیلئے تیار ہو،'' میں پرواہ نہیں کرتا کوئی کیا کہتا ہے۔ میں خُدا کا قیدی ہوں۔ میں - میں کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر، اُسکے کلام کی منادی کرونگا۔ میں پرواہ نہیں کرتا، کہ میری- میری تنظیم مجھے باہر نکال دے گی، میں پھر بھی اُس کلام کیساتھ لپٹا رہونگا۔ میں- میں یہ کرنے جا رہا ہوں۔ میری مرضی خُدا کی مرضی ہے۔ خُدا کی مرضی میری مرضی ہے۔ میں یسُوع مسیح کا ایک قیدی بننے جا رہا ہوں۔ اُسکی کمک اور فضل کیساتھ، میں ایسا ہی کرونگا۔''

(194) اِس بارے میں سوچیں، جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں۔ آج رات، کتنے لوگوں کا یہ مقصد ہے؟ کیا آپ اپنا ہاتھ اُٹھائیں گے۔ میرا بھی، یہی مقصد ہے۔ میں سب کچھ سونپتا ہوں۔ اپنے جھکے ہوئے سروں کیساتھ، بڑی سنجیدگی سے، آپ اِسکے بارے میں سوچیں، اور آپ دُعا کریں۔

میں سب کچھ سونپتا ہوں،
میں سب کچھ سونپتا ہوں،
سب کچھ تجھے، میرے مبارک نجات دہندہ،
میں سب کچھ سونپتا ہوں۔
میں سونپتا ہوں......

(195) کیا آپ واقعی ایسا محسوس کرتے ہیں؟'' میں ایک قیدی بننا چاہتا ہوں۔ میں...... خُداوند، مجھے لے۔ آج رات، مجھے کمہار کے گھر لے جا۔ مجھے پورا توڑ دے، اور مجھے یہاں، ایک بار

پھر گوندھ۔''

......تجھے، میرے مبارک نجات دہندہ،

میں سب کچھ سونپتا ہوں۔

(196) آسمانی باپ، جیسے کہ یہ گیت مسلسل بجایا جا رہا ہے، تو میں نے سوچا کہ اِس وقت یہ بہت زیادہ فائدہ مند ہے، کہ- کہ میں گیت کے درمیان ایک لمحے کیلئے تجھ سے بات کروں۔ جیسا کہ لوگ سوچ رہے ہیں، ''میں سب کچھ سونپتا ہوں،'' اے باپ، کاش ہم یہ اِسی طرح کریں، کہ ہمارے لیے ایسا کرنے کا یہ آخری موقع ہے۔ ہمیں سنجیدگی سے آنے دے، تا کہ خُداوند کی میز پر آئیں، جیسے یہ تھی، اور دھلے ہوئے لباس، صاف رُوحوں، صاف ارادوں، اور صاف مقاصد کیساتھ، اپنے آپکو سونپ دیں۔

(197) اور خُدا اپنے کلام کو لے، اور ہم کو اس کیساتھ، یعنی خُدا کے کلام کیساتھ جوت دے۔ اور ہونے دے جیسے ہی ہم اپنے دِلوں کے گرد اُس کے جوئے کی آواز سُنتے ہیں، تو پاک روح ہمیں لے لے، '' آج رات ہی، میں تجھے تیرے کلام کے مطابق لیتا ہوں۔ اب اپنی سوچ نہ سوچیں۔ بلکہ میرے ارادے کو سمجھیں۔ میری مرضی سمجھیں۔ میں تمہاری رہنمائی کرونگا۔'' اے خُدا، بخش دے کہ یہ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک تجربہ ہو۔

(198) یہ جوان لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؛ شوہر اور بیوی؛ اور کچھ شوہر اور بیوی بننے والے ہیں۔ یہاں بزرگ لوگ بھی بیٹھے ہیں، جو کہ خادم ہیں، اور اِس راستے سے منسلک ہیں۔ اور، خُداوند، یہاں بھائی نیول ہے، اور میں بھی ہوں، اور سیڑھی چڑھ کر اُوپر آ گئے ہیں۔ اب ہمارے دِن گنے جا چکے ہیں۔ ہماری سیڑھیاں جو ہم نے بنائی تھیں اُنھیں مزید محتاط بنا دِیا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کہاں قدم رکھتے ہیں۔ جسمانی طور پر، ہم ویسے یقینی قدم نہیں اُٹھا سکتے، جیسے ہم کبھی اُٹھایا کرتے تھے۔ لیکن خُداوند، جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ فانی زندگی ختم ہو رہی ہے، اور ہمارا ایک قدم بھی یقینی نہیں ہے جب تک کہ تُو نے ہمارا ہاتھ نہ پکڑا ہو۔

(199) اے خُدا، اب، ہمیں لے، کیا تُو لیگا؟ ہمارے دِلوں کو اور ہمارے ارادوں کو اپنے ہاتھوں میں لے، اور آج رات، ہم مسیح کے، اور کلام کے قیدی بن جائیں۔ ہونے دے ہم خدا پرستی کی زندگی جئیں۔ خُداوند، کاش یہ خواتین، یہ جوان خواتین، یہ جوان مرد، لڑکے اور لڑکیاں، اپنی زندگی تجھے

سونپ دیں۔اور کاش ان کا مقصد ایسا مقصد بن جائے کہ یسُوع مسیح کی خدمت کریں۔اور ہمیں اُسکے الٰہی فضل اور مرضی کا قیدی بننے دے۔خُداوند، یہ بخش دے۔

(200) خُداوند، میں بس یہی سب کرنا جانتا ہوں ۔ یہ ٹیڑھے میڑھے الفاظ ہیں،اور میں– میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ تُو اِنکوایک ساتھ،ٹھیک بیٹھا دیگا۔ کیونکہ، یہاں بہت گرمی ہے،لوگ چاہتے ہیں کہ وہ سُنیں ،لیکن بہت گرمی ہے۔اور بہت لوگوں نے گھر جانا ہے تاکہ کام پر جلدی جائیں۔لیکن ہونے دے کہ یہ بیج اِنکے دِل میں رہے،’’ایک قیدی۔‘‘

(201) گھر جائیں اور بیوی سے کہیں، جب وہ...... اِس سے پہلے کہ وہ اِس دوپہر، یا شام کو، بستر پر جائیں،جھکیں اور دُعا کیلئے بیٹھیں،تو ایک دوسرے کی طرف دیکھیں ،اور کہیں،’’ پیاری، آج رات، اُسکے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا ہم واقعی مسیح کےاور اُسکی مرضی کے قیدی بن چکے ہیں، یا– یا ہم اپنی مرضی کے مطابق کام کر رہے ہیں؟‘‘

(202) کاش ہر جگہ، جوان مرد اور خواتین، خاص طور پر، آج رات جو اِس پیغام کو سُن چکے ہیں، اپنے آپ سے یہ سوال کریں،’’ کیا میں اپنی زندگی کو بھول کر،ایک قیدی بننے کیلئے تیار ہوں؟‘‘

(203) ’’وہ جو اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا،مگر جو اپنی جان میری خاطر کھوئے گا اُسے پائے گا۔‘‘ اے باپ، ہم جانتے ہیں، کہ ایسا ہی ہے: تیرا قیدی بننا،اپنی خواہشوں اور مقاصد کو رد کرنا ہے،تاکہ تیری مرضی کو جانیں،تب ہم ابدی جیون پاتے ہیں۔خُداوند، یہ بخش دے۔

(204) یہی چیز ہے جو میں جانتا ہوں، کہ سب تیرے ہاتھ میں سونپ دوں۔اور کاش یہ پھل دار ہو اور آخری وقت کی فصل کے لیے عظیم-عظیم اوزار سامنے لائے ،مرد اور خواتین ،لڑکے اور لڑکیاں، خُدا کی پوری مرضی کے تابع ہو جائیں،اور یسُوع مسیح کے قیدی بن جائیں،تاکہ اُس کی محبت،یعنی مسیح کی الٰہی محبت کی زنجیروں میں بندھ جائیں۔ہم یہ اُسکے نام میں مانگتے ہیں۔

میں سب کچھ سونپتا ہوں،

آئیں کھڑے ہو جائیں۔

میں سب کچھ سونپتا ہوں،

سب کچھ تجھے، میرے......؟......

(205) آئیں اپنی بند آنکھوں اور اُٹھے ہوئے ہاتھوں کیساتھ،ایک بار پھر یہ کہتے ہیں۔

میں سب کچھ سونپتا ہوں،
میں سب کچھ سونپتا ہوں،
سب کچھ تجھے، میرے مبارک نجات دہندہ،
میں سب کچھ سونپتا ہوں۔

(206) اب، ہم اپنے سروں کو جھکائیں گے، اِس سے پہلے کہ آخری گیت گایا جائے، یسُوع کا نام اپنے ساتھ رکھو، میں یہاں بیٹھے ہوئے بھائی سے۔ سے کہونگا...... میں اِسکا نام بھول گیا ہوں۔ وہ بہن جس نے رویا میں اُس تاریکی کو چھاتے ہوئے دیکھا تھا اور اُس کے بارے گواہی دی تھی، جو شفا پا گئی تھی۔ یاد ہے، پیچھے دیکھا تھا، اور پردہ ہٹ چکا تھا۔ اُسکے اِیمان نے ایسا کیا تھا۔ بھائی، آپ دُعا میں ہم سب کو رخصت کریں، کیا آپ کرینگے؟ اور خُدا کی برکات ہمارے لیے چاہیں۔

ایک قیدی

(A Prisoner)

URD63-0717

یہ پیغام برادر ولیم میریئین برینہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں بدھ کی شام، 17، جولائی، 1963، برینہم ٹیبرنیکل جیفرسن ویل ، انڈیانا، یو۔ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2018 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org